



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ”عالم بنانہ والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے
 ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 باتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاردادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
 فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: يَتْلُو الْمُؤْمِنُ خَيْرًا مِنْ عَمَلِهِ
 ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(الاعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۵۹۳۳، ج ۶، ص ۱۸۵)

دوسری پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

..... (۱) اخلاص کے ساتھ مسائل یکہ کر ضائع الہی عَزَّوَجَلَّ کا حقدار بنوں گا۔

..... (۲) حُسن الوسع اس کا پلاشو اور

..... (۳) قبلہ و مطالعہ کروں گا۔

..... (۴) اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

..... (۵) اپنا وضو، غسل وغیرہ دُرست کروں گا۔

..... (۶) جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آمین کریم۔ فَسَلُّوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (ب ۱۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

..... (۷) (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

..... (۸) (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

..... (۹) جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

..... (۱۰) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ ● جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

..... (۱۱) جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

..... (۱۲) یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔ ● دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

..... (۱۳) (کم از کم ۱۲ اعداد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

..... (۱۴) اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

..... (۱۵) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مستحکم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے محدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرتِ ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا جڑ اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

●..... شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

●..... شعبہ درسی کتب

●..... شعبہ اصلاحی کتب

●..... شعبہ تحقیقی کتب

●..... شعبہ تحریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم المرتبت، پر دانہٴ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، حامیِ حدیث، عالمِ فہریت، پیرِ طریقت، باعیتِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحاجز القاری الفاضل امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حقیقی التوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عز و جل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو یورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کتبہ خضرِ شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

..... ① ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“

(”صحیح البخاری“، الحدیث: ۱۷۱، ص ۸)

..... ② ”جو شخص طلب علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔“

(”تاریخ بغداد“، رقم: ۱۵۳۵، ج ۳، ص ۳۹۷)

..... ③ ”عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب

گناہ کا اور دوسرا (علم وین) نہ سیکھنے کا۔“ (”القرودیں ہما ثورا الخطاب“، الحدیث: ۳۱۶۵، ج ۲، ص ۲۳۸،

”الجامع الصغیر“، المسلسلہ ط ۱، الحدیث: ۳۳۳۵، ص ۲۶۴)

پیش لفظ

جیسے جیسے اسلامی بھائیو!

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہار شریعت تالیف کر کے فقہ حنفی کو عام فہم اردو زبان میں منتقل کر کے اردو دان طبقے پر احسان عظیم فرمایا۔ یہ عظیم الشان تالیف پاک و ہند میں غالباً درجنوں بار طبع ہوئی اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں تک پہنچی۔ فی الوقت بھی متعدد ناشرین اسے شائع کر رہے ہیں، ہر ایک نے اس کتاب کو بہتر سے بہتر انداز میں شائع کرنے کی اپنی سی کوشش کی اور انہیں اس میں کامیابی بھی ہوئی لیکن بعض ناشرین کی نا تجربہ کاری اور بے احتیاطی کے باعث یہ کتاب کتابت کی غلطیوں سے محفوظ نہ رہ سکی اور بعض مقامات پر تو جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز بھی لکھ دیا گیا نیز کسی ایڈیشن میں دو چار مسئلے رو جانا گویا ناشر کے نزدیک کوئی بات ہی نہ تھی، مسائل تو ایک طرف رہے، آیات قرآنیہ تک میں افلاط کتابت نظر آئیں۔ ایسے حالات میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے بہار شریعت کو تخریج و تسمیل کے ساتھ پوری آن ہان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بہار شریعت“ کا حصہ اول مع تخریج و تسمیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو کر قبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے۔ اب ”بہار شریعت“ حصہ دوم مع تخریج و تسمیل آپ کے سامنے ہے۔ جو طہارت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس حصے پر مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے ”شعبۃ تخریج“ کے مدنی علماء نے ان تھک محنت کی ہے جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی ان کے کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

..... ① آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بحر تخریج کی گئی ہے۔

..... ② آیات قرآنیہ کو مختصر بریکٹ } }، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas

”“ سے واضح کیا گیا ہے۔

..... 3 جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ "عزوجل" لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

..... 4 مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

..... 5 کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔

..... 6 آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مطالع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ بالخصوص شیخ طریقت امیر المسند، ہانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام و اہل علم و فضل سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بحمدہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!
شعبۃ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "بحار شریعت" "حصہ اول" مطبوعہ "مکتبۃ المدینہ" صفحہ ۱۰ تا ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک نظر ادھر بیٹھی

”بہار شریعت“ کو تالیف ہوئے تقریباً 90 سال ہو چکے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے قدیم الفاظ شامل ہیں جن کا طریقہ املاء تبدیل ہو جانے یا فی زمانہ ان الفاظ کا عام استعمال نہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے اسلامی بھائیوں کو دشواری پیش ہو سکتی تھی۔ اس بات کے پیش نظر شعبہ تخریج مجلس **المحیۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) نے حتی المقدور ”دوسرے حصے“ کے ایسے الفاظ کو ایک جگہ جمع کر کے ان کے سامنے فی زمانہ استعمال ہونے والے الفاظ کو تحریر کر دیا ہے۔

نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط	نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط
1	پتا	پتہ	11	کوتیں	کنوئیں
2	تاگا	دھاگا	12	تاج	اتاج
3	تریز	تریوز	13	دہنی	داہنی
4	پرندہ	پرندہ	14	دہنا	داہنا
5	سپید	سفید	15	زاکہ	زیادہ
6	سمجھ وال	سمجھ دار	16	لہمی	لمبی
7	سور	سور	17	لتبا	لبا
8	طیار	تیار	18	ضرور	ضروری
9	کوآری	کنواری	19	شبیہ	شبہ
10	کواں	کنواں	20	مونہ	منہ

تقریظ و تصدیق

از: سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت،
حامی سنت، مائی بدعت، عالم شریعت، مور طریق، باعث غیر و برکت،

حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمن

(بہار شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں):

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہار شریعت، تصنیف لطیف احی

فی اللہ ذی المجد والحداء، والطبع السلیم، والفکر القویم، والفضل والعلی، مولانا مولوی

حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

الحسنی، مطالعہ کیا، الحمد للہ مسائل صحیحہ، رجبہ، محققہ، متحدہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ

عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طبع زیوروں کی طرف آنکھ نہ

اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فردع تک ہر باب میں

اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و دانی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع

و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے، آمین!“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الواحد الاحد الصمد. المتفرد في ذاته وصفاته فلا مثل له ولا ضد له ولم يكن له كفوا احد. والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على رسوله وحيه سيد الانس والجان. الذي نزل عليه القرآن. هدى للناس وبينات من الهدى والقرآن وعلى اله وصحبه ما تعاقب الملوان. وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين. لاسيما الائمة المجتهدين خصوصا على الفضلهم واعلمهم الامام الاعظم. والهامم الافخم. الذي سبق في مضمار الاجتهاد كل فارس. وصدق عليه لو كان العلم عند الثريا لاله رجل من ابناء فارس. سيدنا ابي حنيفة النعمان بن ثابت. ثبتا الله به بالقول الثابت. في الحياة الدنيا وفي الآخرة. واعطانا الحسنى وزيادة فآخرة. وعلينا لهم وبهم يا ارحم الراحمين. والحمد لله رب العلمين.

تسمیہ

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے پاسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں۔ (۱) (جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۱۸۷، ص ۱۶۹۲) رواه الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن جده (جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۵۸۷، ص ۱۶۹۲)۔ پھر جس قدر رحیم نبوت سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور ہمتا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہے کہ ان کی محبت باعث برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابل اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔ لہٰذا ہم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بے نظیر خیر خواہی مسلمانان بمختصائے الدین النصیح لکل مسلم۔ مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں۔

وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

(۱) اس کتاب میں شی الخسوع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں وقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے

بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں مستند کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے، دلیلوں کی توجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص معنی عقلم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزار ہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں خفی الخواص اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متخیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اسے اختیار کر لیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ بتا جائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں بلکہ اتباع نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں ملنے پر صحیح آج رائج قول بیان کیا جائے گا کہ بلا وقت ہر شخص عمل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ الْأَتِّبُ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ الْمُخْتَارِ . وَاللَّهُ الْأَطْهَارُ . وَصَحْبُهُ الْمَهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارُ . وَخُلَفَاؤُهُ الْأَخْتَانُ مِنْهُمْ وَالْأَصْهَارُ . وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ . وَهَذَا الشَّرْعُ فِي الْمَقْصُودِ بِتَوْفِيقِ الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ .
اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (۱) (ہد، ۲۷، القرآن: ۵۶)

”جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے ہیچ آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاح دنیوی و نجات اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن، اسی وجہ سے علم سمجھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار ہے، کہ جزئی ندرعی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا

وہر ایرباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

﴿وَقُلْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ نَبْذًا﴾ (۱) (پہ: ۱۹۹، الفرقان: ۲۳)

”کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے نکھرے ہوئے ڈترے کی طرح کر دیا۔“

جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ بھارح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسم دوم کے احکام و اصناف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو بھارح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خالص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بٹاؤ بگاڑ نہیں، عام آدمی کے ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز، حج، روزہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انھیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادت معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بٹاؤ۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مد نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مرتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاق ثواب ہے ورنہ گناہ اور سبب عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عز و جل کو بہت محبوب ہے لہذا اہم کو چاہئے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا ظاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (۱) (”المستند“ للإمام احمد بن حنبل، مستند بحار بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳)۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: ”ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۃ زوم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے۔“ (۲) (”سنن النسائي“، کتاب الافتتاح، باب القراءة فی الصبح بالروم، الحدیث: ۹۱۸، ص ۲۱۴۹) اس حدیث کو نسائی نے

”ہمیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی محسوس کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: ”طہارت نصف ایمان ہے۔“ (۳) (”معجم الترمذی“،

حدیث حسن ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صغریٰ

(۲) کبریٰ

طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدیث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہوا ان کو حدیث اکبر۔ ان سب کا اور ان کے تعلقات کا تفصیل ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرض اعتقادی جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا حد صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے، فاسق و مرتکب کبیرہ مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرض عملی وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں حکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فسق و کفر ایسا ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ وہ باطل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک ہال کا، اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وضو میں **بسم اللہ** کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرض عملی میں ہر شخص کسی کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجب اعتقادی وہ کہ دلیل غنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرض عملی و واجب عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں مختصر۔

واجب عملی وہ واجب اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے، در اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنت مؤکدہ وہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہوا، البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر چاہے ترک یا نکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اسماء اور

کرنا ثواب اور نادر ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔

سنت غیر مؤکدہ وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو موجب عتاب نہیں۔

مستحب وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

ضیاح وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی یہ فرض کا مقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قصد کرنا گناہ کبیرہ و فحش ہے اور پچنا فرض و ثواب۔
مکروہ تخرویعی یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

احکامات جس کا کرنا نہ ہو اور نادر کرنا و اما مستحب و اجتناب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب۔ یہ مستحب مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے۔ یہ مستحب غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلاف اولی وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطر حقیق ہے۔ (۱) واسطی "سطحہ من الذی و السحب و المکروہی" منبع الإسلام و المسیم الامام

احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، کثیراً ما ذکرنا فیہ مَرَاتِباً عِیْبَہُ کَمَا یَحِبُّ رَبُّنا وَ یَرْضٰی

وضو کا بیان

اللہ عز و جل فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذْ قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَكُمْ وَاَيْدِیْکُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَارْغَسُوْا بُرُءِکُمْ وَارْغَسُوْا اَرْجُلَکُمْ (۲) (مائدہ ۶)

"یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونہ اور گھٹیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔"

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائل وضو میں چند احادیث ذکر کر لی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو۔
حدیث ۱ امام بخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں ”قیمت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونہ اور ہاتھ پاؤں آٹھ بار وضو سے چلتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔“ (3) (صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، الخ،

لحدیث ۱۶۶ ص ۱۶)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محفومادے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یہ رسول اللہ! فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلذی اسلام کے لیے گھوڑا ہاندہ جتنے گا۔“ (1) (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فصل اسرع الوضوء علی المکارہ الحدیث ۵۸۷ ص ۷۲۲)

حدیث ۳ امام مالک و نسائی عبد اللہ مناہجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو غفلتی کرنے سے مونہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسہد کر جانا اور نماز مزید برآں۔“ (2) (سنن النسائي، کتاب الطہارۃ، باب مسح الاقدام مع قرآن الخ الحدیث ۱۰۳ ص ۹۳)

حدیث ۴ بخاری نے ہاتھ و حسن روایت کی کہ ”حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قدم حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا، انہوں نے مونہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔“ (3) (المعجم الوضوء المعروف بمسند

ابراہیم مسند عثمان بن عفان، الحدیث ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵)

حدیث ۵ طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دو ناک ثواب ہے۔“ (4) (المعجم الأوسط

الطبرانی، باب المعجم، الحدیث ۵۳۶۶، ج ۲، ص ۱۶)

حدیث ۶ امام احمد بن حنبل نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو گناہ ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔“ (5) (مسند امام احمد بن حنبل مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث ۵۷۳۹ ص ۴۱۷)

حدیث ۷ صحیح مسلم میں عقب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان وضو کرے اور اچھ وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔“ (6) صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء الحدیث: ۵۵۲، ص ۷۲

حدیث ۸ مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کمال وضو کرے پھر پڑھے۔ اشہد ان لا اله الا الله وخده لا شریک له واشہد ان محمدا عبده ورسوله اس کے لیے جنت کے آسمانوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“ (1) صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء الحدیث: ۵۵۱، ۵۵۲، ص ۷۲

حدیث ۹ جرمدی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص وضو پڑھو وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (2) جامع الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما جاء في الوضوء الحدیث: ۱۶۶، ص ۱۶۳

حدیث ۱۰ ابن ماجہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبد اللہ بن زید وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ”ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا ”اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔“ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ”یا رسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ پیتا اور میرا جب کبھی وضو تھا وضو کر لیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔“ (3) صحیح سنن عبد اللہ، باب استحباب الصلاۃ عند الدب الحدیث: ۱۲۰۹، ج ۲، ص ۲۱۳

حدیث ۱۱ جرمدی و ابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کمال نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔“ (4) سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، باب ما جاء في التسمية في الوضوء الحدیث: ۳۹۸، ص ۲۵

حدیث ۱۲ دارقطنی اور بیہقی اپنی سنن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔“ (5) سنن الدارقطنی، کتاب الطہارۃ، باب التسمية الحدیث: ۲۲۸، ج ۱، ص ۱۰۸

حدیث ۱۳ ابن ماجہ و مسلم ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔“ (6) صحیح ابی یزید، کتاب بسم اللہ، باب صفة انیس و حذو الحدیث: ۳۲۹۵، ص ۲۶۶

حدیث ۱۴ طہرائی بابت حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرمادیتا“ (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (۱) ”مسند امام احمد“ بطور اسناد الحدیث ۱۶۳۸ ج ۱، ص ۳۴۱

حدیث ۱۵ اسی طہرائی کی ایک روایت میں ہے کہ ”سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے تے تا وقت کہ مسواک نہ فرمائیے۔“ (۲) ”المعجم الکبیر“ للطبرانی، مطبوعہ ۱۳۶۱ھ ج ۵، ص ۲۵۱

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرتا ہوتا۔“ (۳) ”صحیح مسلم“، مکتب الطہارۃ، باب السواک الحدیث ۵۹۱۔

حدیث ۱۷ امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مسوٰح کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔“ (۴) ”مسند“، للإمام احمد بن حنبل، مسند عبد

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، الحدیث ۵۸۶۹ ج ۲، ص ۴۲۸
حدیث ۱۸ ابو یوسف جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”دور کعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔“ (۵) ”الترغیب والترہیب“، مستدری کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک الحدیث ۱۹۸ ج ۱، ص ۱۰۹

حدیث ۱۹ اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔“ (۶) ”معجم الامام“، باب فی السواک الحدیث ۲۷۷۴ ج ۳، ص ۲۶

حدیث ۲۰ مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ: ”دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کی چٹنیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، مونے زیر ناف موٹنا، استنجہ کرنا، ٹھنکی کرنا۔“ (۷) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب غسل الفطرۃ،

الحدیث ۶۰۴، ص ۷۲۳
حدیث ۲۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”بندہ جب مسواک کریتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ پتا مونچھ اس کے مونچھ پر رکھ دیتا ہے۔“ (۱) ”بحرہ صغیر فی معنی اللہ“، مسند عبد بن ابی طالب الحدیث

۱۶۱۳ ج ۱، ص ۲۱۳
حدیث ۲۲ ابراہیم فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔“ (۲) ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک ج ۱، ص ۲۵۳ اور جو انہوں نے کھانا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔“

احکام فقہی وہ آئے کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) مؤخر دھونا

(۲) ٹہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ کسی غُضُو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس غُضُو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیک جانے یا تیل کی طرح پانی چھڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو (3) "الدر المختار" و "رد المحتار"۔ کتاب الطہارۃ، مطلب فی الغرض القطعی والضمی، ج ۱، ص ۲۱۷، وہاں امر کا لحاظ بہت ضروری ہے توگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت (4) (منہج) جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ پہنچے گا جس کی تشریح ہر غُضُو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ موضعِ حَدَث (5) (ص ۲۱۸ ضروری ہو) پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

۱. **موند دھونا:** شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جننے کی انتہا ہو) غُضُو (6) (بچے کی ناک سے نیچے تک) تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک موند ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (7) "الدر المختار مع رد المحتار"۔ کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۱۸-۲۱۹

مسئلہ ۱ جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا نچے نہیں اس پر وہیں تک موند دھونا فرض ہے جہاں تک عاڈۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عاڈۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال بچے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"۔ کتاب الطہارۃ، الباب الأول، فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۲ مونچھوں یا بھوؤں یا بچی (1) (اوپر بال گر چکے کے ہوتے اور غُضُو کے چھوٹے ہوتے ہیں) کے بال گئے ہوں کہ کھل ہا کھل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر بدن جگہوں کے بال گئے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الہندیہ)۔ کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۴، و "رد المحتار"۔ کتاب الطہارۃ،

مطلب فی معنی الاستنفاذ، ج ۱، ص ۲۲

مسئلہ ۳ اگر مونچھیں بڑھ کر لہو کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔ (3) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الہندیہ)۔ کتاب الطہارۃ، باب الفصل، ج ۱، ص ۲۱۶

مسئلہ ۴ داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلی کی طرف دہانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ نہ رے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الہندیہ)۔ کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، الفصل، ج ۱، ص ۲۱۴-۲۱۵

مسئلہ ۵ لبوں کا وہ حصہ جو عاڈۃً لب بند کرنے کے بعد خالی رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کچھ حصہ ٹھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ نگی کی کڑھل جاتا تو وضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عاڈۃً موند بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ (5) "الدر المختار" و "رد المحتار"۔ کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی

مسئلہ ۶ رُخسہ راو رکاز کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کشتی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ
واڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ (6) "الفتاویٰ

الرضویہ" (الحدیثہ) کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶ و "المختار" و "دالمختار"، المرجع السابق، ص ۲۲

مسئلہ ۷ نچھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہا تا فرض ہے اگر تک ہو تو پانی ڈالنے میں نچھ کا حرکت دے ورنہ
ضروری نہیں۔ (7) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب طہارۃ، باب الفصل، ج ۱، ص ۲۱۵

مسئلہ ۸ آنکھوں کے ڈھیلے اور پونوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مٹھر (1) (نقصان
دہ) ہے۔ (2) "المختار" و "دالمختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق، ج ۱، ص ۲۲۰

مسئلہ ۹ مونہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے بیچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خلیفہ کی تحریر بند ہوگئی اور اس پر
پانی نہ بہا ورنہ عادیہ بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دھوئے سے رہ گیا تو

وضو نہ ہوگا۔ (3) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۰۰

مسئلہ ۱۰ آنکھ کے کوئے (4) (ناک کی طرف آنکھ کوٹ) پر پانی بہا تا فرض ہے مگر سرمدہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا
اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو خرچ نہیں، نماز ہوگئی یا وضو بھی ہو گیا اور اگر معلوم ہے تو اسے مٹھو کر پانی
بہا تا ضرور ہے۔

مسئلہ ۱۱ پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو مٹھو تا فرض ہے۔
(5) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ) کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۴

۲- ہاتھ دھونا اس قلم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول، فی الوضوء، الفصل
الأول، ج ۱، ص ۲

مسئلہ ۱۲ اگر گھنٹیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔ (7) المرجع السابق

مسئلہ ۱۳ ہر قسم کے جائز، ناجائز کہنے (8) (رہبر)، نچھنے، انگوٹھیں، پٹلیاں (9) (بخی کی بیج، ایک درجہ کا لی میں پانا
جاتا ہے)، گنگن، کاٹیج، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے ٹپے وغیرہ، اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ پے تو اتار کر دھونا
فرض ہے، ورنہ اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے، ورنہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی
نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ (10) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶

و "المختار" کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۱۶

مسئلہ ۱۴ ہاتھوں کی آنکھوں گھائیاں (11) (انگوٹھ کے درمیان کی جگہ) انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ
خالی ہے، کٹائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک، ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے، اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی

پر کیا کسی ایک ہال کی نوک پر نہ پہلا غصہ ہوا، مگر خنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔ (12) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۵

مسئلہ ۱۵: بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک نوٹڈھے (13) کہے،
 شے۔) پر دو ہاتھ لٹکے جو بچہ را ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں، مستحب ہے، مگر اس کا وہ حصہ
 کہ اس ہاتھ کے موقع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔ (1) "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطہارۃ، باب الأول، ص ۱

الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

۳۔ سر کا مسح کرنا: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطہارۃ، باب الأول، ص ۱، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۱۶: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں خری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی
 سے ہاتھ تر کر لیں ہو۔ (3) "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطہارۃ، باب الأول، ص ۱، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۱۷: کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں خری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی
 نہ ہوگی۔ (4) المرجع السابق، ص ۱

مسئلہ ۱۸: سر پر ہال نہ ہوں تو چند کی چوتھائی اور جو ہال ہوں تو خاص سر کے باؤں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور
 سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ (5) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۶

مسئلہ ۱۹: عمائے، ٹوپی، ڈوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، ڈوپٹا اتنا ہر یک ہو کہ خری مٹھ کر چوتھائی سر کو
 تر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطہارۃ، باب الأول، ص ۱، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۲۰: سر سے جو ہال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔ (7) المرجع السابق، ص ۱

۴۔ پاؤں کو گتوں (8) (خنوں) سمیت ایک دفعہ دھونا (9) "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطہارۃ، باب الأول، ص ۱، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۲۱: چھلنے اور پاؤں کے گہبوں کا وہی ظلم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (10) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب
 الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۸ و "المختار" و "المحضر"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۷

مسئلہ ۲۲: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تا گا ہندھ دیتے ہیں کہ پانی کا
 بہنا درکنار نہ رہتا گے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳: گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں، ٹکڑے، ایڑیاں، گونجیں (1) (ایڑیوں کے) پر ہونے پھر، سب کا دھونا
 فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الرضویہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الفصل، ج ۱، ص ۲۱۵

مسئلہ ۲۴: جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصد اپنی بہائے، اگر بلا قصد و
 اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً سینہ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصہ سے دو قطرے سینہ کے یہ گئے، وہ اعضا

ذمّل گئے اور سر کا چوٹھائی حصہ غم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی گزر گیا وضو ہو گیا۔ (3)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۳ و "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، اُرکان الوضوء، ج ۱، ص ۲۲۳

مسئلہ ۲۵ جس چیز کی آدمی کو غمو یا اُٹھو صاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی یکجہداشت واحتیاط میں خرچ ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے، اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوند مٹنے والوں کے لیے آٹا، رنگین کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے کارامٹی، عام لوگوں کے لیے کونے یا پلک میں ٹرما کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، کھس، پتھر کی بیٹ وغیرہ۔ (4)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۳ و "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب

مسئلہ ۲۶ کسی جگہ چھال تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اس چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (5)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۴

مسئلہ ۲۷ مچھل کا سنا اعضائے وضو پر چڑھا رہ گیا وضو ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ پہنچے گا۔ (6)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۲۰

وضو کی سنتیں

مسئلہ ۲۸ وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہے، ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔ (7)

مسئلہ ۲۹ بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے، زبان سے ذکر الہی منع ہے۔ (1)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، مطلب ستر معنی یاغی، ج ۱، ص ۲۴۱

مسئلہ ۳۰ اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گنوں تک تین تین بار دھوئے۔ (2)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

طہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۶۴ و "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۴۳

مسئلہ ۳۱ اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اوٹھیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں مل کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، پھیل کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گئے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی

نکال کر ہاں ہاتھ دھوئے۔ (3)

مسئلہ ۳۲ یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالنے کا

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المعهود، ج ۱، ص ۲۴۶

تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (4) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۷۔

مسئلہ ۳۳ اگر کھو نے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی کھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا، مائے مستفصل (5) اس کی تفصیل ص ۶۲۵۵ پر ملاحظہ فرمائیے۔ ہو گیا۔ (6) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، رسالة النسبة الألفی، الخ، ج ۲، ص ۱۔ یہ مسئلہ مسرک لڑا ہے اور صحیح بھی ہے جو یہاں مذکور ہے جیسا کہ دیکھ دیجئے اللہ تعالیٰ و تعین، کتاب الطہارۃ، رسالة النسبة الألفی، الخ، ج ۲، ص ۱۔

پس من ابی حنیفہ کتب امام محمد رحمہ اللہ ثنائی و دیگر کتب قدس سرہ ہے اور اس کی کمال تحقیق محکور ہو تو رسالہ مبارک "السبب فی الاستبراء فی الفرق بین المالکی و المظہری" کا مطالعہ کیا جائے۔ ص ۳۳۔

مسئلہ ۳۴ یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے وضو نہ رہا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہوا تو جس قدر حصہ وضو ہوا وہ اتنا پانی میں ڈالنے سے مستفصل نہ ہوگا اگرچہ کھنی تک ہو بلکہ غیر جب نے اگر کھنی تک ہاتھ دھویا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جب کھنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

مسئلہ ۳۵ جب سو کر اٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، اسٹینچے کے قبل بھی اور بعد بھی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، ج ۱، ص ۲۴۳۔

مسئلہ ۳۶ کم سے کم تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے داخنوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے اور مسواک نہ بہت نرم ہونہ سخت اور پیلو یا زیتون یا شہد وغیرہ گودی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ پختہ لکڑیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاشت لہی ہو، اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مسواک ایک ہاشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۔

مسواک جب قابل استعمال نہ ہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ اختیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ اگر آدائے سنت ہے اس کی تعلیم چاہیے، دوسرے آپ دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے، اسی لیے پاخانہ میں ٹھوکنے کو مکمل نہ مانتا سب لکھا ہے۔

مسئلہ ۳۷ مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ پختہ مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھ سرے پر نیچے ہو اور ٹھہری نہ پائے۔ (3) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل

الثانی، ج ۱، ص ۷۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۔

مسئلہ ۳۸ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لے بائیں میں نہیں، چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ۲۵۱۔

مسئلہ ۳۹ پہلے دہنی جانب کے اوپر کے دانت ماتھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر دہنی جانب کے

نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۵

مسئلہ ۴۰ جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھو لے یوں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ

دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ (6) الدر المختار، مطلب فی دلالۃ المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۱

مسئلہ ۴۱ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے، یوں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑے

مسوڑوں پر پھیر لے۔ (7) الصوۃ النيرة، کتاب الطہارۃ، ص ۶ و الدر المختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، أربعة، ج ۱، ص ۲۵۳

مسئلہ ۴۲ مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے، تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر

نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک بخیر رانجہ (1) (سبب بدبودار) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل

سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے (2) (3) الدر المختار، و "در المختار"، کتاب الطہارۃ،

مطلب فی دلالۃ المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۸ مسواک وضو کی سنت قبلہ ہے البتہ بعد مذکورہ اس وقت ہے جبکہ منہس بدبودار۔ "فتاویٰ رضویہ"، ج ۱، ص ۲۳۳

بمقتضیٰ۔

مسئلہ ۴۳ پھر تین چلو پانی سے تین ٹھکیاں کرے کہ ہر بار وضو کے ہر پڑے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو

غرض کرے۔ (3) الدر المختار، و "در المختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۳

مسئلہ ۴۴ پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ

جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک

صاف کرے۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۵ منہ دھوتے وقت دائرہ کی کاغذال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو، یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف

سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۵۵

مسئلہ ۴۶ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کاغذال کرے، پاؤں کی انگلیوں کاغذال بائیں ہاتھ کی چنگلی سے کرے اس

طرح کہ داہنے پاؤں میں چنگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع

کر کے چنگلی پر ختم کرے اور اگر بے خضال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خضال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا

اگرچہ بے خضال ہو مثلاً گھاس یاں (6) (انہیں کے درمیان نہ دیکھ) کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔

(7) الدر المختار، و "در المختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۶

مسئلہ ۴۷ جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ نہ جائے

ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔ (8) الدر المختار، و "در المختار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۷ و "فتاویٰ الہندیہ"

کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۷

مسئلہ ۴۸ اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ، کہ تینوں بار میں پورا غشو

دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چلوں کی گنتی نہیں بلکہ پورا غشو دھونے

کی منتفی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو، اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔ (۱) "المرحلتان" و "المرحلتان" کتاب الطہارۃ مطلب فی مباح

السواک ج ۱، ص ۲۵۷

مسئلہ ۴۹ پورے سر کا ایک بامسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونہ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں، اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ دی تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ وضو ایسا کرنا ہے اور ترکیب سنت مؤکدہ کی عادت ذالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جوہاں مونہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا غصو سوکھنے نہ پائے۔ (۲) "المرحلتان"

"و" دالمختار، کتاب الطہارۃ أركان الوضوء، ج ۱، ص ۲۶۲ ۲۶۱ مطلب فی السنة وحررہا، ج ۱، ص ۲۳۲

وضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً او پر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے، وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰

- (۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر
- (۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی
- (۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔
- (۴) ہاں، مگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونہ دھونے اور
- (۵) مسح کرنے میں بھی دینے کو مقدم کرے
- (۶) انگلیوں کی پٹھ سے
- (۷) گردن کا مسح کرنا
- (۸) وضو کرتے وقت کعبہ رو
- (۹) اونچی جگہ
- (۱۰) بیٹھنا۔

- (۱۱) وضو کا پانی پاک جگہ گراتا اور
- (۱۲) پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔
- (۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی پھیر لینا خصوصاً جاڑے میں۔
- (۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔
- (۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔
- (۱۶) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔
- (۱۷) گھٹنی کو حرکت دینا جب کہ ذمیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی۔ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔

(۱۸) صاحبِ عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

(۱۹) اطمینان سے وضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو خوان کا سا، نماز پڑھوں کی سی، یعنی وضو جلد کریں، اسکی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔

(۲۰) کپڑوں کو چمکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

(۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھینگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا

(۲۲) جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کوڑیں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلوکوں، گونجوں، گھٹنوں، ٹکھنیوں کا بالخصوص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ اسکی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔

(۲۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر (۲۴) نقلی کیا ہوا۔

(۲۵) اگر وضو کا برتن لوہے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور

(۲۶) ملشت کی قسم سے ہو تو دائی طرف۔

(۲۷) آفتاب میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں

(۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے منہ پر نہ رکھیں

(۲۹) دہنے ہاتھ سے نچی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

(۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلی ناک میں ڈالنا

(۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۳) منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھینکا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حاصل جائے۔

تنبیہ بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر غلط ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔

(۳۴) دونوں ہاتھ سے منہ دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا

(۳۶) چہرے اور

(۳۷) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و

نصف پٹلی تک دھونا

(۳۸) صبح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے مائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدڑی تک اس طرح لے جائے کہ آٹھیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے آٹھیاں سے صبح کرتا واپس لائے، اور

(۳۹) کلے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے، اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر غُضُو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ نو ندریں بدن یا کپڑے پر نہ پھیں، خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں پھینک نہ دے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا

(۴۳) زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر غُضُو کے دھوئے یا مسح کرتے وقت تہجد وضو حاضر رہنا اور

(۴۵) بِسْمِ اللّٰہ کہنا، اور

(۴۶) درود، اور

(۴۷) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ سَيِّدًا مُحَمَّدًا عَبْدَهٗ وَرَسُوْلَهٗ (۱)

کو اسی درود میں کہنا (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سوا اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۱۲) (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور

(۴۸) گُل کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِيْ نَافِزًا اَنْفِرًا وَ دَكْرًا وَ شُكْرًا وَ خَمْسَ عِبَادَتِكَ (۱)

(عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور حجہ ادا کر اور تیری انجلی عبادت کروں۔ (۱۲) اور

(۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ رَحْمٰی رَاحَةً لِّرَحْمٰتِیْ رَاحَةً لِّرَحْمٰتِیْ (۲)

جنت کی خوشبو تو گھاس اور پتھر کی دُ سے چھاپ۔ اور

(۵۰) موندھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَیْضٌ وَ حَمِیْ یَوْمَ تَبْیَضُ وَ خُوَّةٌ وَ تَسْوَدُ وَ خُوَّةٌ (۳)

اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔ اور

(۵۱) دہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ کِتٰبَیْ بَیْمِنِیْ وَ حَامِسَیْ حَسَابٍ بِسْمِ (۴)

اے اللہ (عزوجل) تو میرے کتاب (عزوجل) تو میرے

(۵۲) بایں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تَعْطِنِیْ کِتٰبَیْ بِشَمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءَ ظَهْرِیْ (۵)

اے اللہ (عزوجل) تو میرے

(۵۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ ظَنِّیْ نَخْتِ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ (۶)

اے اللہ (عزوجل) تو میرے

میں سے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کبھی سایہ نہ ہوگا۔ اور

(۵۳) کانوں کا سچ کرنے وقت اللہ جعلی من الدین یستمعون القول فیتبعون أحسنه (7) عاقلہ

(عزیز! مجھے ان میں کدے جو بات سنتے ہیں اور بھی بات پر عمل کرتے ہیں۔) اور

(۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت، **الْبَيْتَةُ** یعنی رقبہ میں **النَّارُ** (۸) کے بقعہ (عزوجل) پھیری گردن آگ سے آزاد کر دے اور

(۵۶) دہنیا پر دعوتِ وقت النہجہ ثبت قدمی علی الضراط یوم نرُ لاقدام (۹) اسالہ (عروہ) میرا قدم مل

صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کسی پر قدم لغزش کرے ۱۴ اور

(۵۷) ہاں، ہاں، ہاں! وقت الہیہ! اچھا! دینی مقصود! افسوس! مشکور! و تحارری! بن تہور! (۱۰)

۱۲۔ (عز و دل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تہمت ہلاک نہ ہو۔ ۱۳۔ پڑھے یا سب جگہ زور و شریف ہی پڑھے اور یہی

افضل ہے اور

(58) انصوفے فارغ ہوتے ہی۔ مجھے ملکہ اجنبی میں لائے اور اجنبی میں لفظ پڑیں (11)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۵۹) یہی ہوا بانی کفر ہے ہو کر تھوڑا ہی لے کہ شطائے امراض ہے، اور

(۶۰) آسمان کی طرف مڑ کر کے سبحانک التہم وبحمدک شہد ان لا اہ الا انت استغفرک و

(۱) **ثوب البک** (۱) کہ ایک آدمی نے اپنے ایک دوست کو بتایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس نے اپنے شوہر کو مار مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

طرح (تقریریں) اور کلہ شہادت اور سہرو انا امر لیا ہے۔

(۶۱) اعضاء و اضواء غیر ضرورت نہ ہونے چاہئے اور ہونے چاہئے تو بے ضرورت تشکک نہ کرے۔

(۶۲) قدرے غم باقی رہنے دے کہ روز قیامت چارہٴ حسنات میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(۶۴) یہ دفعہ میں پانی (۲) ہوا اور جس طرح وہاں کے کھرب سے پانی پانی چھوڑ لے۔ (۳) پانی پانی کے وقت میں کوڑے کے

داکن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز دھوکہ دینے والی جگہ پر وقت سے پہلے کوئلے کے دان میں پھونکا ہوا مادہ پھیر کر لڑکیوں کو چھپائے رکھنا جس کے قریب ہے۔ "نکارا کے احکام"

عصر ۹، از شیخ طریقت امیر انس کے حضرت علامہ مولانا ابو طالب محمد الہی س حاکم دہلوی رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تجزیہ الاوضو کہتے ہیں۔ (۴) منیۃ المصلی شرح منیۃ المصلی "آداب

الطبعة، ص ٢٨-٣٧. و "المختار" و "المختار" كتاب الهندية، ج ١، ص ٢٦٦. و "القنوى الهندية"، كتاب الهندية، الباب الأول

في الموضوع، الفصل الثالث ج ٩ ص ٨

وُضُرُوءِ مَكْرُوسَات

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے نیچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

(۲) لافضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) بخش جگہ و ضو کا پانی گرا۔

(۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔

(۵) اعضاء وضو سے لوانے وغیرہ میں قطرہ نہ پکانا۔

(۶) پانی میں ریٹھ یا کھنکار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا اٹھ کر نہ کرنا۔

(۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

(۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰) تمام خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱) مونہ پر پانی دینا یا

(۱۲) مونہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

(۱۳) ایک ہاتھ سے مونہ دھونا کہ رفاغ و نود کا شعار ہے۔

(۱۴) گیلے کا مسح کرنا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے ٹھکی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

(۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۷) اپنے پیے کوئی لونا وغیرہ خاص کر لینا۔

(۱۸) تین جدید پابندوں سے تین بار سر کا مسح کرنا

(۱۹) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضاء وضو پونچھنا۔

(۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔ (۱) (جو پانی دھوپ سے گرم ہو کر اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند لغو ہیں، جن کا ذکر پانی

کے باب میں آیا اور اس سے وضو کرنا بہت تخریج سے غریب نہیں۔ ۱۲ ملاحظہ رہے)

(۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو بھی نہ ہوگا۔

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے پو ہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔ (۲) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، ج ۱ ص ۲۸، مطبوعہ

تعریف المکروہ، الخ ج ۱ ص ۲۸-۲۹ و "فتاویٰ الہندیہ"، باب الأول فی الوضوء، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۹

وضو کے متفرق مسائل

مسئلہ ۵۱ اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ طاعت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم بخونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

(۳) "تور الايضاح"، کتاب الطہارہ، فصل الوضوء علی ثلاثة أقسام، ص ۹

مسئلہ ۵۲ طواف کے لیے وضو واجب ہے۔ (۱) "الفرع المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، ج ۱ ص ۲۰۵ و "العتاویٰ

الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۹

مسئلہ ۵۳ غسل بجا بت سے پہلے اور جب کوکھاتے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبہ جمعہ و عیدین

اور روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور ذوق عرفہ اور صفا و مروتہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے۔ (2)

نور الابصار: کتاب الطہارۃ، فصل ۴۸ ص ۴۸ علی ثلاثۃ اقسام، ص ۱۹

مسئلہ ۵۴ سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور چرخ سے پہلے اور جب غصہ آ جائے اس وقت اور زہنی قرآن عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور عظیم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ محمد و عیدین قی خطبوں کے لیے اور کتب دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلط چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، قس لفظ لگانے، کافر سے بدن چھو جانے، صیب یا نت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھانے سے جب کہ اس میں بد بو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، بغوا شعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور بلا وضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔ (3) کہ رجع

المعانی، و "البرہان" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی عبارات المركب النہج، ج ۱ ص ۲۰۶

مسئلہ ۵۵ جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب ہے۔ (4) "مبتدئ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء

الفصل الثالث، ج ۱ ص ۹

مسئلہ ۵۶ نابالغ پر وضو فرض نہیں (5) "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی عبارات المركب النہج، ج ۱ ص ۲۰۶ مگر ان سے وضو کرنا چاہئے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آ جائے اور مبالغہ وضو سے گاد ہو جائیں۔

مسئلہ ۵۷ لوٹنے کی کوئی نہ ایسی جگہ ہو کہ پانی بد بھگ کرے، نہ اتنی فرخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔ (6) "فتاویٰ رضویہ" (الحدیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱ ص ۲۶۵

مسئلہ ۵۸ چٹو میں پانی پیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایب ہی جس کام کے لیے چٹو میں پانی میں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چٹو کافی ہے تو پورا چٹو نہ لے کہ اسراف ہوگا۔ (1) "فتاویٰ رضویہ" (الحدیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج ۱ ص ۲۶۵

مسئلہ ۵۹ ہاتھ، پاؤں، سینہ، پیشہ پر بال ہوں تو ہر تال و غیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترغوالے، نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ (2) المرجع السابق، ص ۲۶۹

فائدہ وہاں ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں دوسرا ڈالتا ہے اس کے دوسرے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں

(۱) رجوع الی اللہ و

(۲) اغود باللہ

(۳) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ و

(۴) سورۃ ناس، اور

(۵) اَمْسِكْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَظَاہِرُ الْوَاطِنِ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ، اور

(۷) سُبْحَانَ الْمَلِكِ لَعَلَّوْا نُنَاسِ يَذَّكُّهُمْ وَيَا اَيُّهَا الْحَدِيدُ لَا رُومًا دَلَّكَ عَلَى اللَّهِ
بِعَرَبِيٍّ ط پڑھنا، کہ دوسرے بڑے کٹ جائے گا، اور

(۸) دوسرے کا بالکل خیال نہ کرنا، بلکہ اس کے خلاف کرتا بھی دفع دوسرے ہے۔ (۳) المرجع السابق، ص ۷۷۰

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ پاخانہ، پیشاب، دودی بندلی، مٹی، کیزا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جا تارے گا۔
(۴) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹

مسئلہ ۲ اگر مرد کا عقد نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی، مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ (۵) المرجع السابق، ص ۱۰۹

مسئلہ ۳ یو ہیں عورت کے سوراخ سے نکلی، مگر موز (۶) (ابھی تک) باؤ پر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جا تارے گا۔ (۷) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰

مسئلہ ۴ عورت کے آگے سے جو خاص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقض وضو نہیں (۱) ("جد المحتار" علی "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الوضوء، ج ۱، ص ۱۰۹)، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (۲) "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء، ج ۱، ص ۶۲۱

مسئلہ ۵ مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جا تارے گا۔ (۳) ("فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹)

مسئلہ ۶ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ چھتی تک پہنچا، اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائے گا۔ (۴) المرجع السابق، "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی الفرق بین الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۷

مسئلہ ۷ عورت کے دونوں مقام پر دھبہ کرا لیک ہو گئے اسے جب رت آئے اختیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔ (۵) "رد المحتار" و "رد المحتار"، مرجع السابق

مسئلہ ۸ اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا۔ (۶) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۹ کھنڈہ لیا اور دو باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا۔ (۷) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰

مسئلہ ۱۰ مرد نے سوراخ ڈگر میں رُوئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو غزل نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا، یو ہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں، مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے خنک، اب وضو جا تارے گا۔ (۸) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۱۱ خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا، اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا

مخمس میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چٹکایا ابھر اور بہا نہیں جیسے سوئی کی ٹوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر چمک جاتا ہے یا خال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا، یا ناک میں انگلی ڈالی، اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے اہل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (9) المرجع السابق و

الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۰

مسئلہ ۱۲ اور اگر بہا مگر ایسی جگہ پر کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً ناک میں دانت تھا اور نوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانت ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔ (1) المرجع المحتار و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مغرب، مواضع الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰

مسئلہ ۱۳ زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بجی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰

مسئلہ ۱۴ زخم سے خون وغیرہ نکلا رہا اور یہ بار بار پو پھٹتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پو پھٹتا رہتا جاتا یا نہیں، اگر بہ جاتا تو وضو نوٹ گیا ورنہ نہیں، یو جیس اگر سٹی یا رکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱ و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مواضع الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰ و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، ج ۱، ص ۲۸۱

مسئلہ ۱۵ پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق

مسئلہ ۱۶ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ اس میں دانت یا منور یا کوئی بیماری ہو، ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو ٹوڑوے گا۔ (5) المرجع السابق ص ۱۰

مسئلہ ۱۷ زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کیزا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیران نہ تھی) گت کر کر یا وضو نہیں ٹوڑے گا۔ (6) "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۸

مسئلہ ۱۸ کان میں تیل ڈالا تھا، اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائے گا یو جیس مگر منہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ (7) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰

مسئلہ ۱۹ چھالانوج ڈالا اگر اس میں کاپانی یہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (8) المرجع السابق ص ۱۰

مسئلہ ۲۰ منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو ٹوڑوے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲۱ جو تک یا بڑی کھٹی نے خون چوسا اور اتانی لی کہ اگر خود نکلا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (10) المرجع السابق

مسئلہ ۲۲ اگر چھوٹی ٹکلی یا ہوں یا کھٹل، مچھر بھی ہو تو نے خون پڑا تو وضو نہیں جائے گا۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ

كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱ و "المختار" كتاب الطهارة، ج ۱، ص ۲۹۲

مسئلہ ۲۳ ناک صاف کی اس میں سے جدا ہوا خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا۔ (2) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب

الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱۔

مسئلہ ۲۴ تارو (3) (ایک مرض کا نام جس میں آنکھ کے بدن پڑانے والے ہو کر ان میں سے حاک سا لگا کرتا ہے۔) سے رطوبت نکلے وضو

جدا تارے گا اور زور لگا تو وضو باقی ہے۔ (4) الفتاویٰ الہدیہ، (۵) کتاب الطہارۃ، فصل فی الوضوء، ج ۱، ص ۲۷۵

مسئلہ ۲۵ اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ

الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱۔

مسئلہ ۲۶ مونہہ بھرے کھانے یا پانی یا صفرا (6) (پیسہ تک کا زہا پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ (7) الفتاویٰ

الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱۔

مسئلہ ۲۷ مونہہ بھر کے یہ مٹنے میں کداسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔ (8) المرجع السابق

مسئلہ ۲۸ بظلم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (9) المرجع السابق

مسئلہ ۲۹ بپتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جی ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا

جب تک مونہہ بھر نہ ہو۔ (10) المرجع السابق و "المختار" و "المختار" كتاب الطهارة، مطلب، موفصل الوضوء، ج ۱، ص ۲۹

مسئلہ ۳۰ پانی پی اور معدے میں اتر گیا، اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونہہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا

اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا کر کھنچو (11) کھائی جو سانس کی ہی میں پانی وغیرہ نہانے سے آئے تھے۔ لگا اور نکل آیا تو

نہ وہ تاپاک ہے نہ اس سے وضو جائے۔ (12) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱

ص ۱۱۔

مسئلہ ۳۱ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونہہ بھر ہے تو اگر ایک ہی جگہ سے ہے تو وضو توڑ دے

گی اور اگر جگہ جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ ہا پھر نئے سرے سے جگہ شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ

علیحدہ مونہہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونہہ بھر ہو جائیں تو یہ ناقض وضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر

لینا بہتر ہے۔ (13) "المختار" و "المختار" كتاب الطهارة، أركان فصوص أربعة ومطلب في حكم كفي الحمصة، ج ۱، ص ۲۹۳

مسئلہ ۳۲ قے میں صرف کیزے یا سانپ نکلے وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو

وٹیکیں گے مونہہ بھر ہے یا نہیں۔ مونہہ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔ (1) "المختار" و "المختار" كتاب الصلاة، أركان

الوضوء أربعة، ومطلب، موفصل الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۰۔

مسئلہ ۳۳ سوچنے سے وضو باقی رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جھے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر مویہ ہو جو

غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکثر وہ بیٹھ کر سویا چٹ یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کھنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا نگلی بیٹھ پر سوار ہے اور چار نوڑا حاب (2) (یعنی) میں اتر رہا ہے یا دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جیسے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیئت پر سو گیا، ان سب صورتوں میں وضو جا تا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصد اسویا تو وضو بھی گیا، نماز بھی گئی، وضو کر کے سرے سے نیت باعدھے اور بلا قصد سویا تو وضو جا تا رہا نماز نہیں گئی۔ وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سر نو پڑھتا بہتر ہے۔ (3) (الفتاویٰ الہدیۃ)

الہدیۃ: کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲ و "فتاویٰ رضویہ" کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۶۵ و "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۴

مسئلہ ۳۳۔ دونوں سرین زمین یا کرسی یا بچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے ور کھینے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پاتنی، رہے یا زمین پر سوار ہو یا نگلی بیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یہ رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکعت سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ (4) (المرجع السابق) ضروری ہے اور اگر جائزے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جائزے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔ (5) (ردہاراداکرنا۔)

مسئلہ ۳۴۔ اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیئت پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً جاؤ وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا، ورنہ جاتا رہا۔ (6) (الفتاویٰ الرضویۃ، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی التوالض

لہ الخ، ان الوضوء من اہی نوع، ج ۱، ص ۳۶۲

مسئلہ ۳۵۔ گرم شور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے۔ (7) (الفتاویٰ الرضویۃ، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۴۲۵)

مسئلہ ۳۶۔ بجا ریٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی، وضو جا تا رہا۔ (1) (الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، لفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲)

مسئلہ ۳۷۔ آؤ گھینے یا بیٹھے بیٹھے جھوٹے لینے سے وضو نہیں جاتا۔ (2) (الفتاویٰ الرضویۃ، (الحدیۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۶۷)

مسئلہ ۳۸۔ بخوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔ (3) (المرجع السابق)

مسئلہ ۳۹۔ نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا

ہے کہ سوید تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل تھا، پکارا، جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وضو لازم ہے۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۹: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ عداوہ فیند کے اور ناقض سے انبیاء علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمت شان کے، نہ یہی نجات کے کہ ان کے فضائل شریفہ طیب و طاهر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعث برکت۔ (5)

۴۹ المسحط، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، مطلب، يوم الأیاء، حر ماض، ج ۱، ص ۲۹۸

مسئلہ ۵۰: بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑکیں یا ناقض وضو ہیں۔ (6) "المحط"

۵۰ المسحط، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۹

مسئلہ ۵۱: بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے ہیں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو، وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ (7) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، مطلب، يوم الأیاء، حر ماض، ج ۱، ص ۲۹۹

۵۱ المسحط، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول، في الوضوء، فصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲

مسئلہ ۵۲: اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔ (8) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، مطلب، يوم الأیاء، حر ماض، ج ۱، ص ۲۹۹

مسئلہ ۵۳: اگر اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔ (9) المرجع السابق

مسئلہ ۵۴: اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز نہ لکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔ (1) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول، في الوضوء، فصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲

مسئلہ ۵۵: مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملنے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقض وضو ہے۔ (2) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۲

۵۵ المسحط، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول، في الوضوء، فصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲

مسئلہ ۵۶: اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور اشتیاء آلہ نہ تھا عورت کا وضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا۔ (3) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۲

مسئلہ ۵۷: بڑا اشتیاء جیسے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے اشتیاء مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کودے کر کرے گا وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے۔ (4) "المحط"، و "المحط"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۹

مسئلہ ۵۸: پھڑپھڑا لکل اچھی ہوئی اس کا مردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر پا کر نکال تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا

رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۳۵۵

مسئلہ ۴۹ عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنایا اور ستر کھٹنے یا پانی پراپا ستر دیکھنے سے وضو جا تارہتا ہے، محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپالینا چاہیئے کہ بغیر ضرورت ستر کھل رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (6) المرجع السابق، ص ۳۵۶

متفرق مسائل

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہہ نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونہ بھر نہ ہو، پاک ہے۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۲۹۱

مسئلہ ۱ خارش یا پھڑپھڑ میں جب کہ ہنسنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر گرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الرضویہ" (المعبدہ)، کتاب الطہارہ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۸

مسئلہ ۲ سوتے میں رال جو مونہ سے گرے، اگرچہ پیٹ سے آئے، اگرچہ بدبودار ہو، پاک ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارہ، مطلب بواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹

مسئلہ ۳ مردے کے مونہ سے جو پانی بہے، نجس ہے۔ (3) "الدرالمختار"، المرجع السابق،

مسئلہ ۴ آنگد کہتے میں جو آنسو بہتا ہے، نجس و ناقض وضو ہے اس سے احتیاط ضروری ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۳۰۵ (اس سے بہت لوگ غافل ہیں آنگد دیکھا گیا کہ گرتے، مجروح میں اسکی حالت میں آنگد پھینک دیتے ہیں اور اپنے

ظہاں میں آتے اور آنسو کے شل بگتے ہیں پانی کی لٹھی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ ص ۱۴۲)

مسئلہ ۵ شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونہ بھرے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے تا پاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (5) "الفتاویٰ الرضویہ" (المعبدہ)، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۳۰۶ و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۲۹

مسئلہ ۶ درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی اسکی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پھپھے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔ (6) "الفتاویٰ الرضویہ" (المعبدہ)، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۲۵۵

مسئلہ ۷ خٹو میں پانی پینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا۔ (7) المرجع السابق، ص ۲۵۶

مسئلہ ۸ مونہ سے اتنا خون نکلے کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کنوڑے کو مونہ سے لگا کر کھچی کو پانی لیا تو ٹوٹا، کنوڑا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ خٹو سے پانی لے کر کھچی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کھچی کے پے پانی لے۔ (8) المرجع السابق،

ص ۲۵۹

مسئلہ ۹ اگر درمیان وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھوے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف التفات نہ کرے، یوں اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

(9) "الدر المختار" و "رد المحتار": کتاب الطہارۃ، مطبوعہ دار الفکر، ج ۱، ص ۹

مسئلہ ۱۰ جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور دوسرے نہ ہوا کرتا ہو اور اگر دوسرے ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطانی لعین کی اطاعت ہے۔ (۱) "فتاویٰ الرضویہ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی التواضعات، ج ۱

ص ۷۷۵، ۷۸۶

مسئلہ ۱۱ اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (۲) "الدر المختار" و "رد المحتار": کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۰

مسئلہ ۱۲ یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں۔ (۳) "فتاویٰ الرضویہ" (الحدیثۃ)، ج ۱، ص ۵۶ و "الأسبواب والنظائر"، لعمادہ ثلاثہ: البیہ لا یزول بالحدث، ص ۱۹

مسئلہ ۱۳ یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھر (۴) (کی۔) بھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔ (۵) "فتاویٰ الرضویہ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۵۶ و "الأسبواب والنظائر"، ص ۱۹

مسئلہ ۱۴ یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عضو تھا تو بیاں پاؤں دھو لے۔ (۶) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۱۵ مینائی میں تری دیسکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر نگر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کرے اور اس جگہ کو دھو لے اور اگر بارہا ایسے شے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے، شیطانی دوسرے ہے۔ (۷) "فتاویٰ الرضویہ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی التواضعات، ج ۱، ص ۷۷۸

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَأَن تَغُسلُواْ بِمَآءٍ مِّنْهُ لَإَكْفَرُ بِهِ﴾ (8) پ ۶، السائدہ ۶

”اگر تم جب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿حَتَّى يَبْصُرَ﴾ (9) پ ۶، الفرقہ ۲۲۲

”یہاں تک کہ وہ خفیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَصْرِبُوا الصَّلَاةَ إِنَّكُمْ لَتَسْكُرُونَ فَإِنْ تَدْرَأُونَ فَاغْتَسِلُوا﴾ (1) پ ۶، السائدہ ۴

”اے ایمان والو! اللہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ کھینے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتہ جنابت میں جب

تک غسل نہ کرو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔“

حدیث ۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوئے، پھر نماز کا سا وضو کرتے، پھر اگلیں پانی

میں ڈال کر ان سے ہاتھوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جسد پر پانی بہاتے۔“ (2) صحیح

البخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء، باب الغسل، الحديث ۲۵۸، ص ۲۲

حدیث ۲ انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، ائمہ المؤمنین حضرت نبیو نہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا کہ ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے

ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا،

پھر ہاتھ زمین پر مار کر نہلا اور دھویا، پھر فقی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈال اور تمام

بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا

تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھارتے ہوئے تشریف لے گئے۔“ (3) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب نفض الیدین من

الغسل من الصحابة الحديث: ۲۳۶، ص ۲۵

حدیث ۳ بخاری و مسلم میں بروایت ائمہ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، کہ ”انصار کی ایک عورت نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خفیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مُشک

آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے

حدیث ۱۰ اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ”عورتوں کے لیے حجام میں خیر نہیں“ عرض کی ”تہبند باندھ کر جاتی ہیں“ فرمایا ”اگر چہ تہبند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔“ (1)

المصنف الأوسط بطبرانی، باب الباء، الحديث ۳۷۸۶، ج ۲، ص ۲۷۹

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسیم میں روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ”اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اجنبام ہو تو اس پر نہانا ہے فرمایا ”ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے“ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونہ ڈھا تک لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عورت کو اجنبام ہوتا ہے فرمایا ”ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔“ (2)

(2) صحیح بخاری، کتاب النسم، باب فحشاء فی العلم، الحديث ۱۳۰، ص ۱۵

حافظہ اُمّہاء المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی اجنبام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اجنبام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمّ سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲ ابو داؤد و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اجنبام یا دنہ ہو فرمایا ”غسل کرے“ اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا ”اس پر غسل نہیں۔“ اُمّ سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ”ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔“ (3)

(3) جامع ترمذی، أبواب الطہارۃ، باب ما حذیہ فیہ من یسقط ویری بلا، إلخ، الحديث ۱۶۵۳، ص ۱۲

حدیث ۱۳ ترمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جب مرد کے غتہ کی جگہ (غٹھ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔“ (4)

(4) جامع ترمذی، أبواب الطہارۃ، باب ما حذیہ فیہ من یسقط ویری بلا، إلخ، الحديث ۱۶۵۳، ص ۱۲

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسیم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا ”وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سو رہو۔“ (5)

(5) صحیح بخاری، کتاب الفسل، باب التنبہ بنو صائم بنام، الحديث ۲۹، ص ۲۵

حدیث ۱۵ صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سلاؤ فرماتے۔“ (1)

(1) صحیح مسلم، کتاب البیض، باب حواجز يوم

التحت، إلخ، الحديث ۷، ص ۷۲۹

حدیث ۱۶ مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔“ (2)

(2) صحیح مسلم، کتاب البیض، باب حواجز يوم

حدیث ۱۷ ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ حیض والی اور جب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔“ (3) جامع الترمذی، آیات الطہارۃ، باب ما جاء فی الطہر و الحائض (انجاء الحدیث ۱۳۶، ص ۱۶۵)

حدیث ۱۸ ابو داؤد نے ائمہ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان گھروں کا زرخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔“ (4) اس میں داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد، الحدیث ۲۳۲ ص ۱۲۳۹

حدیث ۱۹ ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”منا گھر اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور مٹکا اور جنب ہو۔“ (5) اس میں داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الجنب، یؤخر النسل، الحدیث ۲۲۷، ص ۱۲۳۸

حدیث ۲۰ ابو داؤد بخاری بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) غلو (6) (۳) ایک آدمی کو شہر مطران سے نکالی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ (۴) میں تمہارا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وضو کر لے۔“ (7) اس میں داؤد، کتاب الترحیل، باب فی الحیو فی در حال الحدیث ۱۸۱، ص ۱۸۲۷

حدیث ۲۱ امام مالک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8) مسوط، امام مالک، کتاب القراء، باب الأمر بالوضوء، نص من القراء، الحدیث ۲۷۸، ج ۱، ص ۱۹۱

حدیث ۲۲ امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔“ (9) صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب من علی من یوم الجمعة فصل من النساء والصیان وغیرہم، الحدیث ۸۹۴، ص ۷۰

غُسل کے مسائل

غُسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غُسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غُسل کے تین جز ہیں، مگر ان میں ایک میں بھی کی ہوئی غُسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غُسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) **مُحَلّی** کہ منہ کے ہر پُڑے گوشے ہونٹ سے خلق کی جز تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تمہوڑا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کافی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جز اور خلق کے کنارے تک نہ پہنچے، یوں غُسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز، بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جز اور کھڑکیوں میں، نہ پاں کی ہر کروت میں، خلق کے کنارے تک پانی ہے۔ (1) ”المرحومہ“ و ”المحار“ کتاب الطہارۃ

مسئلہ ۱ دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جیسی ہو تو اس کا ٹھکانا ضروری ہے، اگرچہ چھڑانے میں ضرر اور خرچ نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے، اور اگر چھڑانے میں ضرر اور خرچ ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریشیں کہ ان کے پھیننے میں دانتوں یا مسوزوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔ (2) "الفنوی الرضویہ" (المحدثہ) کتاب الطہارۃ، باب

العسل ج ۱ ص ۳۱

مسئلہ ۲ یوں ہی پہلا ہوا دانت تار سے یا اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے، یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں خرچ ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے، اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔ (3) "الفنوی الرضویہ" (المحدثہ)،

کتاب الطہارۃ، باب العسل، ج ۱ ص ۳۱۳

(۲) **ناک میں پانی ڈالنا** یعنی دونوں نکتوں کا جہاں تک ٹرم جگہ سے دھلنا کہ پانی کو نوٹھ کر اوپر چڑھائے، ہاں برابر جگہ بھی دھنسنے سے رو نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رہنے کو کھگنی ہے تو اس کا ٹھکانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (4) "المختصر" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، مطلب ہی ایہاں العسل ج ۱ ص ۳۱۲، و "الفنوی

الرضویہ" (المحدثہ) کتاب الطہارۃ، باب العسل ج ۱ ص ۳۱۳، ۳۱۴

مسئلہ ۳ جاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو (۱) (ایک ریزہ جو ناک میں پہنچے ہر وقت ناک کا سوراخ، اگر بند ہو۔ تو اس میں پانی کا پھینکا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔ (2) "الفنوی الرضویہ" (المحدثہ)، کتاب الطہارۃ، باب

العسل ج ۱ ص ۳۱۵

(۳) **تمام ظاہر بدن** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے ٹوکوں تک جسم کے ہر بندہ زے، ہر زونگیے پر پانی بہ جانا، کٹھن، مہلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے، نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا (3) (مجموع السابق ص ۱۱۳)، لہذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضاء و ضمیمہ جو مواضع احتیاط ہیں ہر غلطی کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا، ان کا یہاں بھی لی ظہور ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے ٹوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے ٹوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے، کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کالوں میں بالی وغیرہ زہیروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نچھ کے سوراخ کا حکم و ضمیمہ بیان ہوا۔

(۳) کھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے ٹوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا۔

(۳) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے باں ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پٹھہ کا ہر ڈرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بغلیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی پہنے میں شک ہو۔

(۱۲) دھم کا ہر زونگلا بڑے نوک تک۔

(۱۳) ران اور پیڑ (۱) (ہاتھ سے لے کر) کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سرین کے منے کی جگہ ٹھو صا جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ڈکروائیں (۲) (سجے (فٹے)۔ کے منے کی سطحیں بے ہدا کیے نہ دھلیں گی۔ (۱۹) انگوٹھ کی سطح زیریں جوڑ تک

(۲۰) انگوٹھ کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا خندہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر

پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھنگی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھو (۳۲) پستان و قلم

کے جوڑ کی تحریر (۳۳) فرج خارج (۳) (عورت کی شرمہ کے ہر کے)۔ کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے،

اس فرج داخل (۴) (شرمہ کے اندر)۔ میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں، مستحب ہے۔ یوہیں اگر قفص و بغاس سے

فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (۵)

الفتاویٰ الرطوبہ، (الحدیثہ)، کتاب الطہارہ باب المصل ج ۱ ص ۱۸۱ ۱۵ (۲۵) ماتھے پر انشاں چتی ہو تو محض انا ضروری

ہے۔

مسئلہ ۴ بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (۶) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب

الطہارہ، مطلب فی امحاث المصل، ج ۱ ص ۳۱۶ و "الفتاویٰ الرطوبہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارہ باب المصل ج ۱ ص ۱۸۲

مسئلہ ۵ کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا خرج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی

بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ دیکھی

جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے

لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر

کھولنا ممکن ہو، کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو، اگرچہ یو جین کہ کھول کر پھر دسک نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پنی پر مسح کر لے، کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ (7)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارہ، الباب الخامس من المسح علی الثوبین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵

مسئلہ ۶ زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گنہ گار ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو گئیں گے تو ٹھکی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرہ پر بھی گاتھ پھیر لے، غسل ہو جائے گا، بعد صحت سر دھو ڈالے، باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1)

”الفتاویٰ الرموبیہ“ (الحندیہ)، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۸۷

مسئلہ ۷ پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے بے ملکی پھر کی بیٹ، گر لگی ہو تو غسل ہو جائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے، پہلے جو نماز پڑھی ہوگی۔ (2)

غسل کی سنتیں (3)

لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اس میں وہ سنتی ضروری ہے۔ ہر سکا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے حاضر ترتیب کیا مثلاً پہلے ہائیں موٹھے پر ہاں پہا پھر دوائے پرتی ستر ترتیب کا نہ ہوئی۔ ۱۲۰

(۱) غسل کی ترتیب کے پہلے

(۲) دونوں ہاتھ گنوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر

(۳) استنجے کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر

(۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر

(۵) نماز کا سوا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے پھر

(۶) بدن پر تیل کی طرح پانی پھیرنے خصوصاً جازے میں پھر

(۷) تین مرتبہ بنے موضع سے پر پانی بہائے پھر

(۸) ہائیں موٹھے پر تین بار پھر

(۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر

(۱۰) جائے غسل سے الگ ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لے اور

(۱۱) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور

(۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور

(۱۳) طے اور

(۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعض کا بشر تو ضروری ہے، اگر

اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے، مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور

(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پر چھوڑالے تو خرچ نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب الثانی فی الفصل العسل الثانی، ج ۱، ص ۱۱۱ و "مختصر الأیضار"، "المختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۶۵

مسئلہ ۱ اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے، بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی خرچ نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات، غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں، مگر ستر کھل ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو خرچ نہیں۔ (۲) "مرآۃ المفلاح"، کتاب الطہارۃ، فصل فی آداب الاعتسار، ص ۲۵

مسئلہ ۲ اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو، یہ سب سنتیں داہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تانا ب و غیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تخلیف یعنی تین بار دھونے کی سقت ادا ہو جائے گی۔ منہ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں غصو کر رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (۳) "المختار"، "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب سنن غسل، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۳ سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار متعین نہیں، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے، ایک لہ چوڑا، دوسرا دبلا پتل، ایک کے تمام اعضا پر ہال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی واڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے ہل، دوسرے کا سر منڈا، وظیٰ هذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی فصل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶ و "الفتاویٰ الرصویۃ" (الحنبدہ)، کتاب الطہارۃ

باب الفصل، ج ۱، ص ۶۲۶، ۶۲۷

مسئلہ ۴ عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر بستر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے بستر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵ بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک تھکی امر لوگوں پر نہا ہر کرنا ہے۔ (۵) "المختار"، "رد المحتار"

کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء مطلب فی الفرق بین الاستنجاء - بلغ ج ۱، ص ۲۲

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) منی کا اپنی جگہ سے فہوت کے ساتھ جدا ہو کر غصو سے نکالنا سب فرضیتِ غسل ہے۔ (۱) "المختار"، کتاب

الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعہ، ج ۱، ص ۳۲۵

مسئلہ ۱ اگر فہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھاٹھا یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلے تو غسل واجب نہیں، ہاں وضو چاہتا رہے گا۔ (۲)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، قباب الأو - فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰

مسئلہ ۲ اگر اپنے طرف سے فہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی، پھر جب فہوت جاتی رہی چھوڑ دیا، اب مٹی باہر ہوئی، تو اگرچہ باہر نکلتا فہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے فہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہذا غسل واجب ہوا، اسی پر عمل ہے۔ (3) "فتاویٰ ہندہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی غسل،

الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۳ اگر مٹی کچھ نکل اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہایا اور نہ زپڑھ لی، اب بقیہ مٹی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی مٹی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے فہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نہ زپڑھی تھی ہوگئی، اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر مٹی بلا فہوت نکل تو غسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔ (4) "مرجع السائل"

مسئلہ ۴ اگر مٹی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا فہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں، اب بہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) الخلام یعنی سوتے سے اٹھ اور بدن یا کپڑے پر تری پانی اور اس تری کے مٹی یا مٹی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے، اگرچہ خواب یا دن ہو، اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مٹی ہے نہ مٹی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا قوی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ الخلام یا دن ہو اور نہ سوتا انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر مٹی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مٹی کا شک ہے تو اگر خواب میں الخلام ہوتا یا نہیں تو غسل نہیں، ورنہ ہے۔ (5) "فتاویٰ ہندہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی غسل،

الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۹-۱۵

مسئلہ ۵ اگر الخلام یہ دے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں، غسل واجب نہیں۔ (6) "مرجع السائل" ص ۱۵

مسئلہ ۶ اگر سونے سے پہلے فہوت تھی، آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پیا اور مٹی ہونا غالب گمان ہے اور الخلام یا نہیں، تو غسل واجب نہیں، جب تک اس کے مٹی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے فہوت ہی نہ تھی یا تھی، مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو مٹی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں، بلکہ محض احتمال مٹی سے غسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیر الطووع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور

(1)

چاہیے۔ (1) "مرجع السائل" و "المرحدر" و "رد المحتدر" کتاب الطہارۃ، معتب فی تحریر الصاع۔ الخ، ج ۱، ص ۳۳۳، ۳۳۲

مسئلہ ۷ بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مٹی ملی تو وضو واجب ہوگا، غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب، مگر اس شرط پر کہ سونے سے پہلے فہوت نہ تھی۔ (2) "فتاویٰ

ہندہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی غسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵

مسئلہ ۸ کسی کو خواب ہوا، اور مٹی باہر نہ نکل تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ مٹی باہر نہ ہو، پھر جب بخدی جاتی رہی چھوڑ دیا، اب نکل تو غسل واجب ہوگا۔ (3) "فتاویٰ رضویہ" (۲۵۵۵)، کتاب الطہارۃ، باب الفصل ج ۱، ص ۵۱۷

مسئلہ ۹ نماز میں شہوت منی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی، مگر ابھی باہر نہ نکل چکی کہ نماز پوری کر لی، اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نہ ہوگئی۔ (4) "المفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی المنی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵

مسئلہ ۱۰ کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، کچھ نکل تو نڈی پائی، غسل واجب ہے۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۱۱ رات کو انجرام ہوا، جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد منی نکل، غسل اب واجب ہوا، اور وہ نماز ہوگئی۔ (6) المرجع السابق

مسئلہ ۱۲ عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے، غسل واجب نہیں۔ (7) المرجع السابق

مسئلہ ۱۳ مرد و عورت ایک چار پائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی، اور ان میں ہر ایک انجرام کا منکر ہے، اختیار طے ہے بہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے۔ (8) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر

الصاع، الخ، ج ۱، ص ۳۳۳

مسئلہ ۱۴ لڑکے کا نابوغ انجرام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے۔ (9) "المفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

الثانی فی المنی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶

(۳) خشہ یعنی سر ڈر کر عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا، دونوں پر غسل واجب کرتا ہے، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، انزال ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغ کو بھی نہانے کا حکم ہے، اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔ (1) "المفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی المنی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵ و "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر

الصاع، الخ، ج ۱، ص ۳۳۸

مسئلہ ۱۵ اگر خشہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضو تامل میں کا اگر خشہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو خشہ

داخل ہونے کا ہے۔ (2) "المفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی المنی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵

مسئلہ ۱۶ اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے، جس کی شکل سے محبت نہ کی جاسکتی ہو، دلی کی، تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ (3) المرجع السابق

مسئلہ ۱۷ عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کوہری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بیکارت رائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقت نجاست سے جب تک غسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۱۸ عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ڈکریا کوئی چیز بڑی یا مٹی وغیرہ کی مثل ڈکر کے بنا کر داخل کی، تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو خشہ کے قانع ہونے ہی سے غسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو، غسل واجب نہیں۔

یو ہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر انزال و جوب غسل نہ ہوگا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غیبت کھنڈہ (5) (مرد اگر چھپ جائے۔ ہے واجب ہو جائے گا۔ (6) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ،

مطلب فی تحریر الصاع، الخ، ج ۶، ص ۳۲۸ تا ۳۳۰

مسئلہ ۱۹ غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلے تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا، البتہ وضو تار ہے گا۔ (7) "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطہارۃ، فیہ الثانی فی المسئلۃ الفصل الثالث، ح ۱، ص ۱۲

فائدہ ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۳) خیف سے فارغ ہوتا۔ (1) "الدر المختار" کتاب الطہارۃ، ح ۱، ص ۳۳۱

(۵) نفاس کا ختم ہوتا۔ (2) المرجع السابق

مسئلہ ۲۰ بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی غسل المسئلۃ الثالث، ح ۱، ص ۱۶ خیف و نفاس کی کافی تفصیل ان شاء اللہ الجلیل خیف کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۲۱ کافر مرد یا عورت جنب ہے یا خیف و نفاس والی کافرہ عورت اب مسنن ہوئی، اگرچہ اسلام سے پہلے خیف و نفاس سے فراغت ہو چکی، صحیح یہ ہے کہ اس پر غسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یہ کسی طرح تمام بدن پر پانی نہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم ہانسنے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے بھی کافر فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو سے بھی بجا آئیں، غرض جتنے حصہ کا دھنا غسل میں فرض ہے، جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بملاحظہ کفری ذہل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہوا تھے کا دھو بیٹا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غسل کرے۔ (4) المرجع السابق، و "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، مطلب فی رطوبة الفرج، ح ۱، ص ۳۳۸

مسئلہ ۲۲ مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہوں گے۔ (5) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، مطلب فی رطوبة الفرج، ح ۱، ص ۳۳۷

مسئلہ ۲۳ پانی میں مسنن کا مردہ ملا، اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادے سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غسل ہو گیا، ورنہ ناب نہلا نہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطہارۃ، الباب الحادی والعشرون

فی الحدائق، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۵۸

مسئلہ ۲۴ جمعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا ساقط ہے اور وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ و حاضری حرم و حاضری سرکار اعظم و طواف و دخول منیٰ اور خرواں پر ننگریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شب برات اور شب قدر اور عرفہ کی رات اور مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے بعد اور وحشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیکی پڑا پہننے کے

یہ اور سفر سے آنے والے کے لیے، استنساخ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی اور سخت آندگی کے لیے اور بدن پر نجاست لگی اور یہ مظلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غسل مستحب ہے۔ (۱)

کتب الأمان، و"المختار"، کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۳۳۹، ۳۴۱

مسئلہ ۲۵ حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پاؤں غسل ہیں

(۱) وثوب مزدلف۔

(۲) دخول منیٰ۔

(۳) جمرہ پر نکلگیاں مارنا۔

(۴) دخول مکہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین بجھی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی، یا ہیں اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں واپس پر دو غسل ہوں گے۔ (۲) "المختار"، کتاب الطہارہ، مطلب فی يوم حرمۃ افضل

من يوم النحر، ج ۱، ص ۳۴۲

مسئلہ ۲۶ جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر یا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ ۲۷ عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہ سے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۲۸ جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی، سب ادا ہو گئے، اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کر لے۔ (۳) "المختار"، کتاب الطہارہ، الباب الثانی فی العسل الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۲۹ عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی تول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔ (۴) "المختار"، کتاب الطہارہ، مطلب، يوم

حرمۃ، الخ، ج ۱، ص ۳۴۳

مسئلہ ۳۰ جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہوا اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (۵)۔ مس ابی داؤد، کتاب الطہارہ، باب شعب یوم عسل، الحدیث ۲۲۷، ص ۱۲۳۸

اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانے یا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور کھانا کھا یا عورت سے صدمہ کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو لے، کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور نہانے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اختلام ہوا ہے نہانے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۱ رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہانے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت

مسئلہ ۳۹ ان سب کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چھوٹا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی پڑے سے بٹھوا کر چسپاں کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۰ ان سب کو کتورت، زبور، انجیل کو پڑھنا چھوٹا مکروہ ہے۔ (3) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب السادس

فی الماء المخصی بالسنہ الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۴۱ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا گھٹی کر کے پڑھیں۔

(4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۲ ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۴۳ مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے ٹکڑا کر، لٹھا کر، ایسی جگہ دفن کر

وین جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔ (6) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، مطب: مطبع الدعاء، الخ ج ۱، ص ۳۵۲

مسئلہ ۴۴ کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچیں۔ (7) المرجع السابق

مسئلہ ۴۵ قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علی حسب مراتب۔ (8)

المرجع السابق

مسئلہ ۴۶ کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم و دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی

چیز نہ رکھی جائے۔ (1) "المختار" المرجع السابق و "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الکراہیۃ، الباب السادس، ج ۱، ص ۳۲۱

مسئلہ ۴۷ مسائل یا دینیات کے اوراق میں پٹ یا پابند ہونا، جس دسترخوان پر اشعار و غیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں

لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔ (2) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، مطب: مطبع الدعاء، الخ

ج ۱، ص ۳۵۵، ۳۵۶

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ (3) ب ۹، الفرقان ۱۸

"یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا۔"

اور فرماتا ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفْرًا وَنَذْهَبَ عَنْكَ رُحُومَ الشَّيْطَانِ﴾ (4) ب ۹، الانعام ۱۱

"یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔"

حدیث ۱ امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم

میں کوئی شخص حالِ جنابت میں نہ رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے" (یعنی تھوڑے پانی میں جو درود نہ ہو کہ ذرہ درود بہتے

پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اسے ابو ہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: "اس میں سے لے لے۔" (5) صحیح

حدیث ۲ سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (6) سنن ابی داؤد، کتاب

الطہارۃ، باب التہی عن ذلك الحدیث: ۸۲، ص ۱۲۴۸

حدیث ۳ امام مالک و ابوداؤد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں یا اسے روک جائیں، تو کیا مسندہ کے پانی سے ہم وضو کریں۔ فرمایا ”اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جاؤر مرا ہوا حال“ (1) (”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء فی ماء البحر أنه بطہور، الحدیث: ۶۹، ص ۶۳۸)، یعنی بھلی۔

حدیث ۴ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔“ (2) (”سنن الشامی“، کتاب الطہارۃ، باب الماء المسح الحدیث: ۸۵، ج ۱، ص ۵۴)

کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں
تنبیہ: جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز۔
مسئلہ ۱ میٹھ، ندی، تالے، چھتے، مسند، دریا، کوئٹھ اور برف، اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔

(3) ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الماء، ج ۱، ص ۳۵۷

مسئلہ ۲ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت، پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کا نانا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، نگہب یا اور عرق، اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ (4) ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الماء، مطلب فی حدیث (ولا تسمر الصب الکرم))، ج ۱، ص ۳۰

مسئلہ ۳ اگر ایسی چیز طائیں یا ماکرپائیں جس سے مقصود میل کا نانا ہو جیسے صابون یا پیری کے پتے، تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کروے اور اگر سٹو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔ (5) ”الدر المختار“، المرجع

سابق، ص ۳۸۵

مسئلہ ۴ اور اگر کوئی پاک چیز مٹی جس سے رنگ یا بو یا حرے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا مٹن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران، تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قائل ہو جائے تو وضو جائز نہیں۔

یوہیں پڑیا کا رنگ، اور اگر اتنا دودھل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غائب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے نہی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ ترجیح نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کریں۔ (6) ”الدر المختار“

”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الماء، مطلب فی حدیث (ولا تسمر الصب الکرم))، ج ۱، ص ۳۶۹

مسئلہ ۵ بہت پانی کہ اس میں جٹکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نجاست پڑنے سے

نا پاک نہ ہوگا جب تک وہ شخص اس کے رنگ یا یو یا حرے کو نہ بدل دے، اگر شخص چیز سے رنگ یا یو یا حرہ بدل گیا تو نا پاک ہو گیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں، یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے، یا پانی کے رنگ، حرہ، بو ٹھیک ہو جائیں، اور اگر پاک چیز نے رنگ، حرہ، بو کو بدل دیا تو وضو محسوس اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔ (1) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی ان التوضی می

الوضوء، ج ۱، ص ۳۷۰

مسئلہ ۶ مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیم کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے، اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر، مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی، جب تک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے، یہی صحیح ہے (2) درحالیہ میں ہے کہ علامہ کامرانی جی مقرر ہے اور مؤلفین میں ہی کو قوی تبادی اور صاحب بحر ضرورت بحر تہذیب میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔ (3) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب الاصح، آنہ لا یشترب من الحرث

المعد، ج ۱، ص ۳۷۲

مسئلہ ۷ چھت کے پرنالے سے مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگر چہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو، اگر چہ نجاست پر نالے کے منہ پر ہو، اگر چہ نجاست سے مل کر جو پانی گرنا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے، یہی صحیح ہے (4) "المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب الاصح، آنہ لا یشترب من الحرث

والتذکرۃ، ص ۱۲۰، حطہ ربہ اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہتا متوقف ہو گیا تو اب وہ ٹھہر ہوا پانی ورجو چھت سے ٹپکے، نجس ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، باب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۶

مسئلہ ۸ یو ہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ، یا بو، یا حرہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزاء ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چٹو بہا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی نا پاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحبدہ) کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۳۸

مسئلہ ۹ نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزاء محسوس ہوں یا اس کا رنگ، بو محسوس ہو تو نا پاک ہے ورنہ پاک۔ (7) المرجع السابق

مسئلہ ۱۰ دس ہاتھ تلبا، دس ہاتھ چوڑا، جو حوض ہو، اسے وہ درودہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یو ہیں میں ہاتھ تلبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ تلبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل تلبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو (1) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحبدہ)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۶، ۲۷۷ اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ تلبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگر چہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بارائی

سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر وہ درودہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عید گاہوں میں بنائے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے، بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔ (2) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب، نو دحل الماء من اھمی

الخ، ج ۳، ص ۲۷۸، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدید)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۱

مسئلہ ۱۱ درودہ (3) "المسئلة مصرحة فی حجة الحیر بعد الامر بد علیہ من شاء الا علاج غیر حج البہا ۱۲ ص حقلہ رہ

حوض میں صرف اتنا دل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ پٹو میں پانی لینے سے زمین نہ گھسے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین کھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا، ایسے حوض کا پانی بتے پانی کے حکم میں ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ، یا بو، یا مزہ نہ بدلے اور اب حوض اگر چہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصد اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔ (4) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدید)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۱

مسئلہ ۱۲ بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا گویاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، بھتی، اس کے اتصال کو نہ نفع نہیں۔ (5) "خلاصۃ الفتاویٰ" کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۱، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدید)،

کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۱۸۹

مسئلہ ۱۳ بڑے حوض میں اسکی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پھل شاد تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور گردیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مہا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے، دوسری طرف وضو کرے۔ (1) "رد المحتار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب، نو دحل الماء من اھمی الخ

ج ۱، ص ۲۷۵

تنبیہ ۱۰ جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مریہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مریہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴ ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ ترخ نہیں، اگر چہ وضو کا پانی اس میں گرنا ہو، اس میں کھجی کرنا یا ناک سنگھانہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔ (2) "منیۃ المصی" فصل فی المحایض، المعوض (دکان

مشر فی عشر، ص ۶۷، و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدید)، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۲، ص ۲۷۲

مسئلہ ۱۵ تالاب یا بڑا حوض اوپر سے خم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی تلبائی چوڑائی متصل، بقدر وہ درودہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وضو کیا جائز ہے، اگر چہ اس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل وہ درودہ نہیں اور اس میں نجاست پڑی تو ناپاک ہے، پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر وہ درودہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔ (3) "رد المحتار" و "رد

المحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب، نو دحل الماء من اھمی الخ، ج ۲، ص ۳۸۰

مسئلہ ۱۶ اگر تاراب خشک میں نجاست پڑی ہو اور منہ برسا اور اس میں بہتا ہو پانی پاک اس قدر ہے کہ بہاؤ رکھنے سے پہلے ذہ درذہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس میں ذہ درذہ سے کم رہا، دو بارہ بارش سے ذہ درذہ ہوا تو سب نجس ہے۔ ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔ (۴) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب

الطہارۃ، باب المیوہ، ج ۲، ص ۳۷۰

مسئلہ ۱۷ ذہ درذہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی ذہ درذہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے (۵) "الفتاویٰ المحدثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیوہ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔ ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر ذہ درذہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی

اگر اسے بہا دے تو پاک ہو جائے گا۔ (۶) "الفتاویٰ المحدثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیوہ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

مسئلہ ۱۹ کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے ٹھک اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر ذہ درذہ نہیں اور نیچے ذہ درذہ یا زیادہ ہے اگر یہ حوض بربز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ ذہ درذہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔ (۱)

"الفتاویٰ المحدثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۲۰ ٹٹھ کا پانی پاک ہے (۲) کہ پانی ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو جس میں ہو سکا اور یہاں کوئی ٹٹھ ہے جس کی ملاقات سے پانی نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اگرچہ اس کے رنگ، بو، وحڑے میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے۔ بقدر (۳) شام

بھر کر یا ایک پاؤں کا حصہ ہاں ہے کہ پانی فم ہو گیا اور وہ پانی کا سورج ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو سے حجر جائز نہیں مگر دھو کرنے کے بعد اگر حصہ میں برقی تو جب تک برقی نہ رہے سہو میں ہوتا ہے اور کت میں گھٹا ہوا کا دھو کر کے نہ دھوئے کہ نہ چھانے اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ وہ پانی سا ہو یا ضرورت اس سے مٹو نہ چاہیے۔ اس کفایت اس کے ہوتے ہوئے حتمی جائز نہیں۔ (۴) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارۃ، باب المیوہ، ج ۲، ص ۳۲

مسئلہ ۲۱ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

یو ہیں، اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یاغ یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو یا قصد یا با قصد ذہ درذہ سے کم پانی میں بے وضوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے راق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہ نافرہض ہے اس کے جسم کا کوئی بے وضو ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو خرچ نہیں۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارۃ، باب المیوہ، ج ۲، ص ۴۳

سَمْعًا

مسئلہ ۲۲ اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)،

مسئلہ ۲۳ اگر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے، تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رتی ڈول کر خیر اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رتی نکالے گا، مستعمل نہ ہوگا ان مسنوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں، خیال رکھنا چاہیے۔ (7) "الفتاویٰ الرصوبہ" (المعدیدہ)،

کتاب الطہارۃ، باب السیاء، ج ۲ ص ۱۱۶ "وفتح القدير بشرح الفتاویٰ"، کتاب الطہارۃ، باب الماء المذی وحرر بہ الوضوء واما بطور، ج ۱ ص ۷۶

مسئلہ ۲۴ مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے ہوئے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر چھاپانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔ (1) "الفتاویٰ الرصوبہ" (المعدیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب السیاء، ج ۲ ص ۲۲۰

مسئلہ ۲۵ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا، یو ہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں، یو ہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔ (2) "المرجع لسانہ" ص ۱۱۰

مسئلہ ۲۶ کسی درخت یا پھل کے پھوڑے ہوئے پانی سے وضو یا نہ نہیں جیسے کہ پانی یا انگور اور انار اور ترنہ کا پانی اور گنے کا رس۔ (3) "المرجع لسانہ" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب السیاء، ج ۱ ص ۳۵۹

مسئلہ ۲۷ جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے، بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہیے، یہاں تک کہ گر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک خضہ نہ ہو لے اس کے پینے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برسر ہے، پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ (4) "الفتاویٰ الرصوبہ" (المعدیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب السیاء، ج ۲ ص ۲۶۴

مسئلہ ۲۸ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔ (5) "الفتاویٰ الرصوبہ" کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ۱ ص ۲۵

مسئلہ ۲۹ کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک دانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔ (6) "الفتاویٰ الرصوبہ" کتاب النکاح، الباب الأول، ج ۵ ص ۳۸

مسئلہ ۳۰ نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے، اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ لوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا، یہاں سے متعلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں ریا کرتے

ہیں۔ اسی طرح پالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔ (1) "فتاویٰ الرصویۃ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب

العیاء، ج ۲، ص ۵۲۶، منقضا

مسئلہ ۳۱ فحیست نے پانی کا مزہ بو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلنا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لے سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔ (2) "فتاویٰ

الحدیثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵

کونین کا بیان

مسئلہ ۱ کونین میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تازی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک کٹڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری، اس کا کل پانی نکالا جائے۔ (3) "المرامحار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، باب

العیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۲۰۶

مسئلہ ۲ جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا، یو ہیں مرغی اور بھ (4) (بڑ) کی بیٹھ سے ناپاک ہو جائے گا، ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔ (5) "عیۃ المنمنم"، فصل فی

البئر، ص ۱۶۲

مسئلہ ۳ بیگنیاں اور گوبر اور سیدرا گر چہ ناپاک ہیں مگر کونین میں گر جائیں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کو تر، چڑیا کی بیٹھ یا شکاری پرندہ چیل، بھکر، ہارکی بیٹھ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا، یو ہیں بھ ہے اور چکاڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (6) "المرجع السابق" و "فتاویٰ

الحدیثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی العیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۴ پیشاب کی بہت باریک بھکیں غسل سوئی کی ٹوک کے اور نجس فبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ (7)

"المرامحار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب العیاء، ج ۱، ص ۲۲۲

مسئلہ ۵ جس کونین کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کونین میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا، یو ہیں ڈول، رتی، بھکر، جن میں ناپاک کونین کا پانی لگا تھا، پاک کونین میں پڑے وہ

پاک بھی ناپاک ہو جائے گا۔ (8) "فتاویٰ الرصویۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی العیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲

مسئلہ ۶ کونین میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اور آدموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کر مر جائے تو کل پانی نکال جائے۔ (9) "المرجع السابق" ص ۱۹

مسئلہ ۷ مرغی، مرغی، بٹی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی آدموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر مٹھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکال جائے۔ (1) "فتاویٰ الرصویۃ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، باب العیاء، ج ۳، ص ۲۷۵ و "فتاویٰ

الحدیثہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی العیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۸ اگر یہ سب باہر مرے پھر کونین میں گر گئے جب بھی حکم ہے۔ (2) "فتاویٰ الرصویۃ" (الحدیثہ)، المرجع السابق

مسئلہ ۹ چھٹکی یا جو ہے کی ذم کٹ کر کوئیں میں گری، اگر چہ پھول پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جز میں اگر موم کا ہو تو بیس ڈول نکال جائے۔ (3) درمع سبق، ص ۲

مسئلہ ۱۰ لٹی نے جو ہے کو دوپا اور زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گر کر اکل پانی نکال جائے۔ (4) الدرالمختار و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب النیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۱۱۷

مسئلہ ۱۱ چوہا، چھوہندہ، چڑیا، یا چھٹکی، گر گٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور ذموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تیس تک نکالا جائے۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی النیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۱۲ کیوتر، مرغی، لٹی، گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔ (6) الدرالمختار و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب النیاء، فصل فی البئر، ص ۱۱۶

مسئلہ ۱۳ آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔ (7) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی النیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۱۴ جو جانور کیوتر سے چھوٹا ہو حکم میں جو ہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔ (8) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی النیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰

مسئلہ ۱۵ دو جوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے، اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل۔ (9) الدرالمختار و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب النیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۱

مسئلہ ۱۶ دو نہیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔ (10) درمع سبق

مسئلہ ۱۷ مسلمان مردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قاتل بنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگر چہ وہ خون اس کے بدن پر سے دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بنے کے قاتل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملے جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہو گیا۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی النیاء، فصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

فصل فی البئر، ج ۱، ص ۱۰۸

مسئلہ ۱۸ کافر مرد اگر چہ سو بار دھویا گیا ہو، کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔ (2) الدرالمختار و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب النیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۸

مسئلہ ۱۹ کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگر چہ گرنے سے پہلے نہ لادیا گیا ہو۔ (3) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی النیاء، فصل الأول، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۴۰ بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہوا اگر بلا ضرورت کوئیں میں آتیں اور ان کے بدن پر نجی ست ندلی ہو تو بیس ڈوس نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے آتو تو کچھ نہیں۔ (۴) "المرامح" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ باب

المیاء ج ۱، ص ۴۱۹

مسئلہ ۴۱ سوڑ کنویں میں گرا، اگر چہ نہ مرے، پانی نجس ہوگی بکل نکالا جائے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ

باب الثالث فی المیاء، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۹ و "المرامح" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ باب المیاء، فصل فی البئر ج ۱، ص ۴۱

مسئلہ ۴۲ سوڑ کے سوا اگر اور کوئی جانور کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجی ست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر انھیضائیں ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجی ست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا پاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو جو ہے وغیرہ میں بیس ڈول، مرغی جھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس ڈول نکال ڈالیں۔ (۶) المراجع السابق

مسئلہ ۴۳ کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر یا تو وضو ہو جائے گا۔ (۱) "تحیۃ المتسمی" فصل فی البئر، ص ۱۵۹

مسئلہ ۴۴ جو تیار گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈوس، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔ (۲) "الحیۃ النہیۃ" و "الطریقۃ للمحمدیۃ"، الصف الثانی من التسمی، ج ۲، ص ۶۷ و "الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب

الطہارۃ، باب المیاء، الفصل فی البئر، ج ۳، ص ۲۸۲

مسئلہ ۴۵ پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگر چہ جھوٹا پھنسا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا جڑا حرام ہے۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، باب

الثالث فی المیاء، الفصل الثانی فیما لا یحور بہ النوض، ج ۱، ص ۲۴

مسئلہ ۴۶ خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں ہینے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم جو ہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (۴) المراجع السابق

مسئلہ ۴۷ جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بیل، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ (۵) "الہندیۃ" و "الغنیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، ج ۱، ص ۷۴

مسئلہ ۴۸ بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہو یا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔ (۶) "حمیۃ المتسمی"، فصل فی احکام المیاء، ص ۳

مسئلہ ۴۹ جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے فحمر، کبھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳۰ کبھی سائلین وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں (8) "مس اہی جاوہ" کتاب الأطعمة، باب فی المیاء، وقع فی الطعام، الحدیث، ۳۸۴۹، ص ۵۰۶ اور سائلین کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰ مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکال جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سوز کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔ (9) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵

مسئلہ ۳۱ جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۵۰۹

مسئلہ ۳۲ کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۵۰۹

مسئلہ ۳۳ یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گرمی ہے اس کو اس میں سے نکال میں بھرا تا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ (3) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۹

مسئلہ ۳۴ اور اگر وہ سڑکل کر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود بخس نہ تھی بلکہ کسی بخس چیز کے لگنے سے بخس ہوگئی ہو، جیسے بخس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۵۰۹

مسئلہ ۳۵ جس کوئیں کا ڈول مٹین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آ جائے۔ (5) "فتاویٰ الرصویۃ" و "الحدیث" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۳، ص ۲۶۱

مسئلہ ۳۶ ڈول بھرا ہوا نکالنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی تھنک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۱۱۷

مسئلہ ۳۷ ڈول مٹین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول مٹین نہیں اور جس سے نکال وہ ایک صاع سے کم دیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس مٹین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۴۱۶

مسئلہ ۳۸ کوئیں سے مرا ہوا جو نور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی بخس

ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہو نہ غسل، اس وضو اور غسل سے چھٹی نمازیں پڑھیں سب کو بھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یو ہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا بھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھوڑا پھنسا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ خرچ نہیں تیسرا اسی پر عمل ہے۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی

الطہارۃ، الفصل الأول، ج ۱ ص ۲ و "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۱ ص ۱۶۷، ۱۶۸

مسئلہ ۳۹۔ جو کو آں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں گل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال دیا جائے۔ نکالنے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لٹا نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پر ہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کو کس میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈوس بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا ریش سے صحیح طور پر ناپ میں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی مانچیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں کو آں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈوس نکالنے کے بعد ناپ تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈوس ہوئے۔ (۲)

"فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱ ص ۲ ص ۱۹ و "فتاویٰ الرصویۃ" (المحبدہ)، کتاب الطہارہ

باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۳ ص ۲۹۳، ۲۹۴

مسئلہ ۴۰۔ جو کو آں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکال دیا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی ٹوڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱۔ کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔ (۳) "فتاویٰ الرصویۃ" (المحبدہ)، کتاب الطہارہ، باب المیاء، فصل فی البیرو، ج ۳ ص ۲۸۹

مسئلہ ۴۲۔ مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یو ہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرانیں جب بھی ناپک نہ ہوگا۔ (۴) "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب المیاء، فصل فی

البیرو، ج ۱ ص ۱۰۸

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱۔ آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھسن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو کھینچنا چاہیے۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۲۳ و "المختار"

مسئلہ ۲ کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کبھی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کبھی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نکلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ کسی صورت میں تھوک لگتا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، و "الفتاویٰ

المدنیۃ" (المدنیۃ)، کتاب الصیاء، فصل فی البیرو، ج ۱، ص ۲۵۷ و "مرآۃ المفاتیح"، کتاب الصیاء، فصل فی البیرو، حکم السور، ص ۵

مسئلہ ۳ معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر نہ گزری کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر خلط سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ (3) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصیاء، الباب الثالث

فی البیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳ و "المعتمد" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب النیاء، فصل فی البیرو، معتمد فی السور، ج ۱

ص ۲۷۵

مسئلہ ۴ شراب خوار کی موٹھیں بڑی ہوں کہ شراب موٹھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی، ورنہ تین دنوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (4) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی البیاء، الفصل الثانی، ج ۱

ص ۲۳

مسئلہ ۵ مرد کو غیر عورت اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا مگر معلوم ہو کہ فلاں یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھانا پینا نہ گیا تو کوئی خروج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے ہاشرع عالمیہ و دیندار ہی کا جھوٹا کہ اسے متحرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی البیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳ و "رد المحتار"، کتاب

الطہارۃ، باب النیاء، فصل فی البیرو، معتمد فی السور، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۶ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نہ ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔ (1) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی البیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳

مسئلہ ۷ جو مرغی ٹھوٹی پھرتی اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بے زہر ہوتی ہو تو پاک ہے۔ (2) المرجع

السابق، و "رد المحتار" و "المعتمد"، کتاب الطہارۃ، باب النیاء، فصل فی البیرو، معتمد فی السور، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۸ بوجہ بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی اسکی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینس، بکری

تروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب نہ نکھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا

مسئلہ ۹ گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ (4) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء الفصل الثانی، ج ۱

ص ۲۲

مسئلہ ۱۰ سوز، کتا، شیر، چیتا، بھڑیا، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا پاک ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۱

مسئلہ ۱۱ ٹٹے نے برتن میں مونہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استہالی چکنا تو تین بار دھوئے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار شکھا کر۔ ہاں چینی میں پال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار شکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (6) الفتاویٰ الرضویہ (المحکمہ)، کتاب الطہارہ، باب الاطعمہ، ج ۱، ص ۵۵۹

مسئلہ ۱۲ مکے کو ٹٹے نے اوپر سے چائنا اس میں کا پانی تا پاک نہ ہوگا۔ (7) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹

مسئلہ ۱۳ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکار، بز، بھری، جمل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کلاے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سکھ لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔ (8) المرجع السابق

مسئلہ ۱۴ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (1) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴ و "مذہب المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب المیاء، فصل فی البہر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۱۲۰

مسئلہ ۱۵ اگر کسی کا ہاتھ نئی چاشنی شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً سمجھ لے کہ میں چھوڑ دیتا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی۔ (2) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴

مسئلہ ۱۶ نلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونہ ڈال دیا تو تا پاک ہو گیا اور اگر زبان سے مونہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جا تا رہا تو تا پاک نہیں۔ (3) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴

مسئلہ ۱۷ پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۲۲ و "التبیین للحقائق"، ج ۱، ص ۱۰۵

مسئلہ ۱۸ گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قاتل وضو ہونے میں شک ہے و لہذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدیث متفقین طہارت مشکوک سے رائل نہ ہوگا۔ (5) الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴

مسئلہ ۱۹ جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو غسل جائز ہیں مگر جب نے بغیر ٹٹے کے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔

مسئلہ ۲۰ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی خرچ نہیں اسی

طرح مکروہ جمعوئے کا کھانا پینا بھی، ندادار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کر اہت جائز۔ (6) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ،

باب الثالث فی المہاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵

مسئلہ ۲۱ اچھ پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھ پانی نہ ہو تو اسی سے وضو غسل کر لے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کر لے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی خرچ نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نہ زندہ ہوگی۔ (7)

لدر جمع المسائل

مسئلہ ۲۲ مشکوک جمعوئے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ (8) "قبحہ الرأۃ" کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۲۲۵

مسئلہ ۲۳ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھ زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (1)

"الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ، الباب الثالث فی المہاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵

مسئلہ ۲۴ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (2) لدر جمع المسائل، ص ۲۴

مسئلہ ۲۵ گدھے، ٹخیر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنی ہی زیادہ لگا ہو۔ (3) لدر جمع

المسائل

تینم کا بیان

اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مُرْضَىٰ أَوْ عَسَىٰ سَعَرٌ أَوْ سَعَاءٌ أَحَذَّ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَلَمْسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ فَتَمَمَّ﴾ (4) باب ۶، الساعۃ ۶

"یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جراح کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونہہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔"

حدیث ۱ صحیح بخاری میں بروایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدار یا ذات الخبث (5) (یہ اور ذات الخبث یہ دونوں روک کے نام ہیں

(۱۲) میں ہوئے۔ میری بیکل ٹوٹ گئی۔ (6) (میرا ہوت کر چڑا۔) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے قامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔

لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ظہر الیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ اور حضور اپنا سر

مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک دیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا

اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھ میں کو پختا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز منع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تخم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے ختم کیا اس پر انسید بن خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ پیکل اس کے نیچے لی۔ (1) "صحیح البخاری" کتاب التیمم،

باب التیمم: الحدیث: ۲۸ ص ۱۳۴

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں روایت خذ فیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ارشاد فرماتے ہیں بمثلہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تمن باتیں ہیں۔
(۱) ہماری ٹھیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور
(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور
(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (2) "صحیح مسلم" کتاب المساجد

الخ، باب المساجد ومواضع الصلاة، الحدیث: ۱۱۶۵، ص ۷۰۹

حدیث ۳ امام احمد و ابوداؤد و جرذی ابودرری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (مٹسل وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (3) "المسند" للإمام احمد بن حنبل، حدیث ابی داؤد، الحدیث: ۲۱۵۲۹ ج ۸ ص ۸۶

حدیث ۴ ابوداؤد و دارمی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خد صبح اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سفق کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (4) "مسند ابی داؤد" کتاب الطہارہ، باب فیث بعد الصلوة ما یجوز فی الوقت، الحدیث: ۳۳۸، ص ۱۲۵۸

حدیث ۵ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہ نے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا مٹی کو لے کر وہ تجھے کافی ہے۔ (5) "صحیح البخاری"،

کتاب التیمم: باب الصعيد الطیب، الخ، الحدیث: ۳۴۱، ص ۲۹

حدیث ۶ صحیحین میں ابو نعیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیر جمل (۱) مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ اکی جانب سے شریف لار ہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (2) "صحیح

تیمم کے مسائل

مسئلہ ۱ جس کا وضو نہ ہونا نہ ہونے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے وقت حکیم نے جو ظاہر افاقہ نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ (۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم

فصل الأول ج ۱ ص ۲۸

مسئلہ ۲ محض خیر ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳ اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کر دے تو بھی تیمم کرے یا ہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کر دے تو تیمم کرے۔ (۴) المرجع السابق

مسئلہ ۴ بے وضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چھک لگی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ غلطی بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس غلطی پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ (۵) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول ج ۱ ص ۲۸

و "در المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مصنف فی فائدہ الطہور ج ۱ ص ۲۸۱

مسئلہ ۵ بیماری میں اگر غنڈہ پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے یا ہیں اگر غنڈہ وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے، ورنہ گرم وقت میں نہیں تو غنڈہ وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم،

فصل الأول ج ۱ ص ۲۸

مسئلہ ۶ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔ (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔ (۲) الفتاویٰ الہندیہ، (الحکمۃ) کتاب الطہارۃ، باب التیمم،

ج ۳ ص ۵۰۹

مسئلہ ۷ اگر یہ گت ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہو گا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہو گئی۔ (۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول ج ۱ ص ۲۹

مسئلہ ۸ اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کی نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم واجب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔ (۴) المرجع السابق.

مسئلہ ۹ اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی۔ (۵) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰ ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً ہے جا رہا ہے یا بیمار کو پلنے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (۶) "فتاویٰ الشافعیۃ ج۱"، کتاب الطہارۃ، الباب النہم، مطلب فی فائدہ الطہور ج ۱ ص ۲۳۶.

مسئلہ ۱۱ اگر چاہے کہ زم زم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسہ ہو کہ بھر دے دے گا وہ پانی بہہ کر دے (۷) (تجلی میں ہے) اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔ (۸) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب النہم، مطلب فی فائدہ الطہور ج ۱ ص ۲۷۵.

مسئلہ ۱۲ جو نہ آبادی میں ہوتا آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یا دہر رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب النہم، مطلب فی الفرق بین الفرقین، ج ۱ ص ۲۶۷.

مسئلہ ۱۳ اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ ماٹگنے سے دے دے گا تو ماٹگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال ٹھیکتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔ (۲) "فتاویٰ ذہبیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ج ۱ ص ۲۹.

مسئلہ ۱۴ نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دے گا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود یا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہو تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی تو زور یا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔ (۳) "فتاویٰ ذہبیہ"، المرجع السابق و "علاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارۃ، ج ۱،

مسئلہ ۱۵ اور اگر یہ گن ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کرہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔ (4) الفتاویٰ الفتاویٰ حنیفہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی النیم، ج ۱

ص ۲۳۸، ۲۳۹

(۳) تنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جائے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچ نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔ (5) "المرجع السابق"

کتاب الطہارۃ، باب النیم، ج ۱، ص ۹۹

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کر دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کات کھائے گا یا شیر ہے کہ کچھ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گنہ گار ہے تو تیمم صحیح ہے۔ (1) "المرجع السابق" کتاب الطہارۃ، باب النیم، ج ۱

ص ۴۴۴

مسئلہ ۱۶ اگر ایب دشمن ہے کہ وہ یہ اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہے کہ وضو کے لیے پانی ہو گے تو مار ڈالوں گا یا قید کر دوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کرے۔ (2)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی النیم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸

مسئلہ ۱۷ قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے پڑھ لے، اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی النیم،

الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔ (4) "المرجع السابق"

مسئلہ ۱۸ اگر ہر اسی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ضمیر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا، در تیمم کر کے پڑھ لی ہوگئی۔ (5) "المرجع السابق"

مسئلہ ۱۹ رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6) "المرجع السابق"

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں مائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور گرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتہ نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع

مسئلہ ۲۰ پانی موجود ہے مگر تا کو نہ دھننے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے

جائز نہیں۔ (8) و"المرامح" کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۱ ص ۲۵۵

مسئلہ ۲۱ بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا اس کو پاک کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا۔ (1) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ باب الرابع فی التیمم الفصل الثانی ج ۱ ص ۲۹

مسئلہ ۲۲ مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہو پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تموزا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کرے۔ (2)

"فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۱ ص ۲۹

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند ملتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔ (3) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ باب الرابع فی التیمم الفصل الأول ج ۱ ص ۲۹

"فتاویٰ الرصویۃ" (المعتمد) کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۳ ص ۱۱۴

مسئلہ ۲۳ پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجۃ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (4) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ باب الرابع فی التیمم الفصل الأول ج ۱ ص ۲۹

(۸) یہ گہن کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا دریل چھوٹ جائے گی۔ (5) "البحر الرائق"

کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۱ ص ۲۲۳ و"المرامح" کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۳ ص ۱۱۴

(۹) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ ام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا نہ اس کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔ (6) "المرامح" کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۱ ص ۲۵۶

مسئلہ ۲۴ وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثناء نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو وقت جا رہا ہے یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ (7) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارہ باب الرابع فی التیمم الفصل الثالث ج ۱ ص ۳۱

۳۱

مسئلہ ۲۵ گہن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جب کہ وضو کرنے میں گہن کھل جائے یا جماعت ہو جانے کا

اندیشہ ہو۔ (8) "المرامح" و"ردالمحتار" کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۱ ص ۱۵۷ حۃ و"عظیم علی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں: "پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نہ سہر میں ذکر کے لیے جیسے بلکہ سہر میں سونے کے لیے (کسرے سے حمایت ہی نکلی) پانی ہوتے ہوئے بعد نماز یا بعد شکر یا اس محفل یا وجہ و مست وقت نماز تک یا بعد یحسب سے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا ضرور باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے برکت نہ ہوتا تھا، بلکہ ہماری حقین پر تہمید و چاشت یا عتق کی نماز کے لیے اگر چہ ان کا وقت جا رہا ہو کہ یہ نفل ہیں سبب مؤکد نہیں تو ہاں جو آب (یعنی پانی کی موجودگی

میں) اگر دست و پا یا عتق یا بیض یا سونے کے لیے تیمم درجہ اولیٰ نہیں ہے۔" (فتاویٰ الرصویۃ" (الحدیث) کتاب الطہارہ باب التیمم ج ۳

مسئلہ ۲۶ وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی کچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جا تا رہے گا

تو تیمم کر کے پڑھے۔ (۱) "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۱، ص ۱۵۷

(۵) فیروزی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دو بار پڑھ سکتا ہے۔ (۲) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارہ، باب الرابع فی التیمم، الفصل

الثالث، ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۲۷ ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے یا نہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔ (۳) المرجع السابق

مسئلہ ۲۸ ایک جنازہ کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں تناوقت ملا کہ وضو کرنا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکی ہے تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقت نہ ہو وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے۔ (۴) المرجع السابق

مسئلہ ۲۹ سلام کا جواب دینے یا اور دو شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔ (۵) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۳، ص ۲۰۵

مسئلہ ۳۰ جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈاؤس رشی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔ (۶) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارہ، باب الفصل، ج ۱، ص ۲۹۱

مسئلہ ۳۱ مسجد میں سو یا تھا ورنہ نہانے کی ضرورت ہوگی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سو یا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۳، ص ۱۷۹، جو مجلس میں کتار مسجد میں ہو کہ پیہڑی قدم میں خاندن ہو جائے جیسے دروازے یا کمرے یا زمین کا شجرہ (یعنی جڑ کے سامنے واں زمین) کے متصل ہوتا تھا اور اختتام ہوا یا بیت یا شہرہ اور مسجد میں ایک ہی قدم نکلا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم نہ کرنا اور ہوجانے کس قدرنا (یعنی نکلتے) میں سرورعی المسند (یعنی مسجد میں چلا) ہوگا اور جب تک تیمم نہ ہو حال

جائتا (یعنی بیت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرا رہے گا۔ "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۳، ص ۱۸

مسئلہ ۳۲ قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (۲) "الفتاویٰ الرضویۃ" (المحدثہ)، کتاب الطہارہ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳

مسئلہ ۳۳ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے

پھر وضو غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔ (3) جمع السابق ص ۳۱

مسئلہ ۳۴ عورت حیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قاء درخس تو تیمم کرے۔ (4) "الدر المختار" و "رد المحتار"

کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۹

مسئلہ ۳۵ مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اس کے بدن کو ہاتھ لگانا نزع نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو، گرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔ (5) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائزہ، و مطلب فی ۵۰

فند المحت، ج ۳، ص ۱۰۵، ۱۱۰

مسئلہ ۳۶ جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہے مار کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں ورا کر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مردے کے غسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمم کریں۔ (6) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب

التیمم، ج ۱، ص ۱۶۱

مسئلہ ۳۷ دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک بکلا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، باب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰

مسئلہ ۳۸ اگر کوئی ایسی جگہ ہے نہ پانی ملا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی ہی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیفہ نماز بجا مانے۔

مسئلہ ۳۹ کوئی ایسا ہے کہ وضو کرنا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، باب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۴۰ اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، فصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۲۵۵

مسئلہ ۴۱ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو، رک لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یو ہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنوں سمیت مسح کریں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، باب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث،

ج ۱، ص ۳۰

مسئلہ ۴۲ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (5) "لحصرہ التیرۃ" کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۲۸

مسئلہ ۴۳ تیمم میں تین فرض ہیں:

(۱) نیت۔ اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔ (6) "الفتاویٰ الرضویہ"

مسئلہ ۴۴ کافر نے اسلام لانے کے لیے تہیم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر

قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تہیم کرے۔ (۷) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۴۵ نماز اس تہیم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو

در طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادتیں مقصودہ نہیں) یا

سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبول یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے

طہارت شرط نہیں) کے لیے تہیم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز

نہیں۔ (۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۴۶ جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تہیم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے مجدد شکر کی نیت سے جو تہیم

کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۷ دوسرے کو تہیم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تہیم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔ (۲) المرجع السابق

مسئلہ ۴۸ نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تہیم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہو گا تو یہ نمازیں فوت

ہو جائیں گی تو اس تہیم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔ (۳) "الدرا المعتمد" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ،

باب التیمم، ج ۱، ص ۱۵۵، ۱۵۸

مسئلہ ۴۹ نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تہیم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر

عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۵۰ مجدد تلاوت کے تہیم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔ (۴) المرجع السابق

مسئلہ ۵۱ جس پر نہا یا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تہیم کرے بلکہ ایک ہی میں

دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ (۵) المرجع السابق

مسئلہ ۵۲ بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تہیم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تہیم کر دے اور اس وقت تہیم

کرنے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہئے جسے کر لیا جا رہا ہے۔ (۶) المرجع السابق

(۲) **ساریے صوفیہ پر ہاتھ پھیرنا** اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر ہاں برابر بھی کوئی جگہ رہ

گئی تہیم نہ ہوا۔ (۷) "الدرا المعتمد"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۵۳ واڑھی اور سوچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھرنا ضروری ہے۔ مونہ کہاں سے کہاں تک ہے

اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں

کہ گریز نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تہیم نہ ہوگا۔ (۸) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم،

مسئلہ ۵۴ عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال دے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور گتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ گتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵ نشتوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً مونہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبایا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا۔ تیمم نہ ہوا۔ یو ہیں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷ مونچھ کے باں اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو غما کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) دونوں ہاتھ کا ٹھہریوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۸ انگلی جھٹنے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت اختیاط کی ضرورت ہے۔ لیکن چڑیاں جتنے زور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی

اجتہاد میں وضو سے بڑھ کر ہیں۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول ج ۱ ص ۲۶

مسئلہ ۵۹ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ۶۰ ایک ہی مرتبہ ہاتھ بار کر مونہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا پس اگر ایک ہاتھ سے سارے مونہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو ٹھہرا اس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلاف سنت ہے۔ (۲) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول ج ۱ ص ۲۶

مسئلہ ۶۱ جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو ٹھہریوں تک جتنا باقی رہ گیا اس پر مسح کرے اور اگر ٹھہریوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا مسح کر لے تو بہتر ہے۔ (۳) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول ج ۱ ص ۲۶

مسئلہ ۶۲ کوئی ٹھہرا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کر دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نہ زپڑے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسے کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول ج ۱ ص ۲۶

مسئلہ ۶۳ تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونہ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ (۲) "فتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول ج ۱ ص ۲۶

تیتم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیوں کی ہونٹوں پر رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پیسے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پیرے پیرے ہونا۔

(۸) پیسے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غیر نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پٹھ پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی پٹھلی سے دوپٹے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گئے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دوپٹے کے انگوٹھے کی پٹھ کا مسح کرے پوچھیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے چوڑی پٹھلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف یا یا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنت ہو۔ (۱) "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب

الطہارۃ باب التیمم ج ۱ ص ۱۳۷ و "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب الطہارۃ باب الرابع فی التیمم الفصل الثالث ج ۱ ص ۱۳ و غیرہ

مسئلہ ۱ اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیوں کا مسح کیا جائے اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہو

اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو۔ (۲) "ملاطۃ الفتاویٰ" کتاب الطہارۃ فصل الخامس فی التیمم ج ۱ ص ۳۵

مسئلہ ۲ تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے۔ (۳) "فتاویٰ الرصویۃ" (المہدیۃ) کتاب الطہارۃ باب التیمم ج ۳

ص ۳۷۶

مسئلہ ۳ خال کے لیے ہاتھ مارنا ضرور نہیں۔ (۴) "مباحثہ فریق" کتاب الطہارۃ باب التیمم ج ۱ ص ۲۵۳

کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ۱ تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو صحن زمین کی جن سے نہیں اس سے تیمم جائز

نہیں (۵) "ملاطۃ الفتاویٰ" کتاب الطہارۃ فصل الخامس فی التیمم ج ۱ ص ۳۵

مسئلہ ۲ جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض

خٹک ہونے سے اثر نجاست جا تا رہا ہو۔ (فتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶)

مسئلہ ۳ جس چیز پر نجاست گری اور نہ کھٹی گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو ابست نماز اس پر

پڑھ سکتے ہیں۔ (۷) المرجع السابق، ص ۲۷

مسئلہ ۴ یہ وہم کہ کبھی بخش ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پھٹتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم

جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہرنال، گندھک، مردہ سنگ، گبرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز

ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔ (۸) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۶ پکلی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گبرو (۱)

(ایک قسم کی دہلی)، گھریا (۲) (ایک قسم کی سیڑھی)، مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ

ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷ شورہ جو ہنوز (۳) (کھج) پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۴)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶

مسئلہ ۸ جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھانک اس سے جائز

ہے۔ (۵) المرجع السابق، ص ۲۷

مسئلہ ۹ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے

چاندی، سونا، تانبا، پتیل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے

نکل کر پکھائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پکھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر

اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۶) المرجع السابق

مسئلہ ۱۰ غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ

ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ (۷) المرجع السابق

مسئلہ ۱۱ منکب و منبر، کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔ (۸) المرجع السابق

مسئلہ ۱۲ موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پے ہوں اور ان چیزوں کے پے سے بھی

نا جائز۔ (۹) الفتاویٰ الرضویۃ، (العبدیہ)، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۶۵۷

مسئلہ ۱۳ راکھ اور سونے چاندی تو مادہ وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔ (۱۰) المرجع السابق، ص ۶۵۶

مسئلہ ۱۴ زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یوں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی

جائز ہے۔ (۱۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۱۵ اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۱) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۱۶ زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔ (۲) "المرجع السابق"

مسئلہ ۱۷ بنگلی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (۳) "المرجع السابق"

مسئلہ ۱۸ مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کچڑی کچڑی ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہے کہ کپڑا کچڑ میں سان کر (۴) (آوردہ کرے) سکھائے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کچڑی سے تیمم کر لے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (۵) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۱۹ گدے اور وری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود نہ ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (۶) "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدہ) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۲

مسئلہ ۲۰ نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے نوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (۷) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۷

مسئلہ ۲۱ مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے مونہ اور ہاتھوں پر مس کر یا تیمم ہو گیا۔ (۸) "المرجع السابق"

مسئلہ ۲۲ گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔ (۹) "مکمل المحتار" کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۱۰۳

مسئلہ ۲۳ مصنوعی مردہ سنگ (۱۰) "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدہ) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۶۵۱ سے تیمم جائز نہیں۔ (۱۱) "طہر رنگ کا پھر جو اوّل میں کام آتا ہے۔"

مسئلہ ۲۴ مونگے یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں۔ (۱۲) "المکمل المحتار" کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۱۰۲

الفاظ، معراج الدرر، بیہوش، حایہ، عیون، خزائن الفتاویٰ، بحران، نعم اللہ علیہ، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، میر ہاشم کتب، سرحد کا ہے کہ مرجان (یعنی مونگے) سے تیمم کرنا جائز ہے۔ حوالہ قصیل کے لیے (فتاویٰ رضویہ) (جلد ۳، ص ۷۸۳ تا ۷۸۴) ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۲۵ جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم کرنا جائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔ (۱) "نہ المعصی" بیان التیمم و صہرہ الارض، ص ۵۸ و "فتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدہ)، ج ۳، ص ۷۳۸

مسئلہ ۲۶ تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مس سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔ (۲) "فتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۶

تیمم کن چیزوں سے نوثتا ہے

مسئلہ ۱ جن چیزوں سے وضو نوثتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا ہے گا اور علاوہ ان کے پانی

پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹

مسئلہ ۴ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔ (4)

المرجع السابق

مسئلہ ۵ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پانی گئی یا تنہا پانی

پیا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا پتا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا

تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۶ جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پانی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا کسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں

سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ ۷ اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ منہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں

دھوسکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھوسکتا ہے تو جاتا رہا یا وہیں غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس

سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں کیا۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳

المرجع السابق "ورد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۸

مسئلہ ۸ ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا

آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافہ انداز نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا

گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترنے تو دے گا مگر پھر چھ مہینے نہ دے گا یا پتا کزور ہے کہ پھر چھ

نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رتی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰

مسئلہ ۹ پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرا تیمم نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل

الثانی، ج ۱، ص ۳۰ ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے

کہ پانی پر گذرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اگلتا ہوا پانی پر گذرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو نوٹ کیا اور نہیں۔

مسئلہ ۱۰ پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یا دشمن جب بھی تیمم جاتا رہا۔ (3) المرجع السابق

مسئلہ ۱۱ نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھ تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور

نماز کو پڑھائے۔ (4) "مغلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۱۲ نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا

ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمم نہ کیا۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۱۳ چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا بھی چاہے اس

سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے

وضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا۔ یو ہیں، اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔ (6)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہرہ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳

مسئلہ ۱۴: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلے تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یو ہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملا جب بھی نیا تیمم کرے۔

(7)

المراجع السابق، ص ۲۹

مسئلہ ۱۵: کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کر اسے دھوے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھو لے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دھل سکتی ہے تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کرے چاہے اسے دھو لے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھو لے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔ (1)

(1)

موزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱ امام احمد و ابوداؤد نے منیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا ”بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔“ (2) نسائی داؤد، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الخضر الحدیث ۱۵۶، ص ۱۶۳۳

حدیث ۲ دارقطنی نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مس فرکو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (3) نسائی دارقطنی، کتاب الطہارہ، باب الرخصة فی المسح علی الخضر، فیج، فحدیث ۷۳۷ ح ۱ ص ۲۷

حدیث ۳ جرندی و نسائی و علوان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4) جامع الترمذی، أبواب الطہارہ، باب المسح علی الخضر للمسافر، فیج، الحدیث ۹۶ ص ۱۶۴۱

حدیث ۴ ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی راستے سے ہوتا تو موزے کا ٹکڑا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5) نسائی داؤد، کتاب الطہارہ، باب کیف المسح، الحدیث ۱۶۲ ص ۱۶۳۶

حدیث ۵ ابوداؤد و جرندی راوی کہ منیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔ (1) جامع الترمذی، أبواب الطہارہ، باب مسح فی المسح علی الخضر، الحدیث ۱۶۸ ص ۱۶۴۲

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے، جائز ہے، اور بہتر پاؤں دھونا ہے، بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں، جو قریب قریب تو اتار کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے، اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام، عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنت و جماعت کی علامت و ریافت کی گئی فرمایا:

فَفَصَّلَ الشَّحْنِ وَحُ الْخُفَّيْنِ وَ مَسَحَ الْخُفَّيْنِ یعنی حضرت امیر المومنین، ابو بکر صدیق و امیر المومنین فاروقی عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جانتا اور امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ (2) (تحفة المستملی شرح مہیة المستملی، فصل فی المسح علی الخضر، ص ۱۰۵، ۹) اور ان

تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جاتا تھا ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی

علامت فرمائی۔ ((سُبْحَانَهُمُ الشَّحْنِ)) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ (3) صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب من

المسح علی الخ الحديث: ۷۵۶۲، ص ۶۳۱ اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ غرض نہیں کہ اس میں چالیس صیغہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔ (4) "فتاویٰ المصنوعہ" مصلح علی الخ، ص ۱۴

مسئلہ ۱ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الخ، ص ۱۴۵

مسئلہ ۲ عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں (6) "فتاویٰ ہندیہ"، باب الخصال فی المسح علی الخ، فصل الثانی، ج ۱، ص ۳۶

مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں

(۱) موزے ایسے ہوں کہ غٹھے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ ایک انگل کم ہو، جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپ ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چڑے کا ہو یا صرف تھکا چڑے کا اور باقی کسی اور چیز کا جیسے کرکچ وغیرہ۔ (1) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب

الطہارہ، باب المسح علی الخ، مطلب فی المسح علی الخ، ج ۱، ص ۱۹۱ و ۱۸۸

مسئلہ ۳ ہندوستان میں جو عموماً سوتلی یا آؤلی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا

فرض ہے۔ (2) "فتاویٰ الرصوبہ" (الحدیث)، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الخ، ج ۱، ص ۳۱۵

(۳) وضو کر کے پہنا ہو، یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص با وضو ہو خواہ پورا

وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے، بعد میں وضو پورا کر لیا۔ (3) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب المسح

علی الخ، ج ۱، ص ۱۸۸

مسئلہ ۴ اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونہ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز

ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

(4) "فتاویٰ التاتاری حانیہ"، کتاب الطہارہ، المسح علی الخ، ج ۱، ص ۲۷۳

مسئلہ ۵ بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے دھتر باقی اعضائے وضو دھوے

اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (5) "فتاویٰ ہندیہ"، کتاب الطہارہ، باب الخصال فی المسح علی الخ، فصل

الاول، ج ۱، ص ۲۳

مسئلہ ۶ وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز

نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (6) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الخ، مطلب اعراب قومہم الا ان

بقال، ج ۱، ص ۵۰۲

مسئلہ ۷ تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔ (7) "فتاویٰ ہندیہ"، کتاب الطہارہ، باب الخصال فی المسح

مسئلہ ۸ معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور

حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔ (۱) "مرآۃ المفاتیح شرح نور الایضاح"

باب المسح علی النعیم، ص ۳۱

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنانا نہ بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

مسئلہ ۹ جب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا، تو مسح کر سکتا ہے، مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو

اب مسح جائز نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النعیم، الفصل الأول، ج ۱ ص ۳۳

مسئلہ ۱۰ جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈال

تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے لا وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ (۳)

المرجع السابق

(۶) مذات کے اندر ہوا اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔

(۴) المرجع السابق

مسئلہ ۱۱ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً مسح کے وقت موزہ پہنا اور

ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی غیبت تک مسح کرے اور مسافر جو تھے دن کی غیبت تک۔ (۵) المرجع

السابق

مسئلہ ۱۲ مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر

سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔

اور نہ زمین تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتن باقی ہے پورا کر لے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"

کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النعیم، الفصل الأول، ج ۱ ص ۳۶

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو، یعنی چھنے میں تین انگلی بدن طہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین

انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگلی سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین انگلی سے کم پھٹے ہوں اور

مجموعہ تین انگلی یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلاخی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگلی سے کم

ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ (۷) المرجع السابق

مسئلہ ۱۳ موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہننے کی حالت میں تین انگلی پاؤں طہر نہیں ہوتا مگر چھنے

میں تین انگلی دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (۸) المرجع السابق

مسئلہ ۱۴ ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیوں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں، بلکہ تین انگلیوں

کا ہر ہوں۔ (۹) المرجع السابق

مسئلہ ۱۵ ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا چھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتا لی جائے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے، تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الخامس فی المسح علی الحقیق، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴

مسئلہ ۱۶ ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پشٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (۲) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الخامس فی المسح علی الحقیق، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پٹخت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پٹخت کے سرے پر رکھ کر پٹخت کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لے جائے اور سفت یہ ہے کہ پٹخت تک پہنچائے۔ (۳) المرجع السابق، ص ۳۳

مسئلہ ۱۷ انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہونہر ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر سنے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ تھیلی کا بھی شامل ہو تو خرچ نہیں۔ (۴) "عبد المسمیٰ"، فصل فی مسح علی الحقیق، ص ۱۱۰

مسئلہ ۱۸ مسح میں فرض دو ہیں

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پٹخت پر ہونا۔ (۵) "مرآۃ العیال، شرح نور الایمان ج ۱"، کتاب الطہارہ، باب المسح علی الحقیق، ص ۳۱

مسئلہ ۱۹ ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل، تو مسح نہ ہوا۔ (۶) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الخامس فی المسح علی الحقیق، ج ۱، ص ۳۳

مسئلہ ۲۰ موزے کے سنے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پٹخت یا یزی پر مسح کیا، تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱ پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پٹخت تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سفت ہے۔ (۷) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الخامس فی المسح علی الحقیق، ج ۱، ص ۳۲

مسئلہ ۲۲ انگلیوں کی پٹخت سے مسح کیا، یا پٹخت کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچنا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا، یا انگلیوں ملی ہوئی رکھیں، یا تھیلی سے مسح کیا، تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا، مگر سفت کے خلاف ہوا۔ (۸) "عبد المسمیٰ"، فصل فی مسح علی الحقیق، ص ۱۰۹

مسئلہ ۲۳ اگر ایک ہی انگل سے تین بار سنے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا، جب بھی ہو گیا، مگر سفت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا، تو مسح نہ ہوا۔ (۱) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب الخامس فی المسح علی الحقیق، ج ۱، ص ۳۲

مسئلہ ۲۴ انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر پٹکتا رہا، تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔ (۲) المرجع السابق، ص ۳۳

مسئلہ ۲۵ موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو صحیح نہ ہوا، اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا، مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا، فوراً مسح جاتا رہے گا۔ (3) "فتیۃ المسلمین"، فصل فی مسح علی النخیص، ص ۱۱۸

مسئلہ ۲۶ مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تمین بابر کرنا سنت، ایک بابر کر لینا کافی ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النخیص، ص ۳۶

مسئلہ ۲۷ موزے پر پاکتا بہ پہنا اور اس پاکتا بہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النخیص، فصل الأول، ج ۱، ص ۳۶

مسئلہ ۲۸ موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا، یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تمین انگلی کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا، ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النخیص، فصل الأول، ج ۱، ص ۳۴

مسئلہ ۲۹ انگریزی بوٹ جو تے پر سج جائز ہے اگر نچنے اس سے چھپے ہوں، یعنی مہ اور برقع اور نقاب اور دستاںوں پر سج جائز نہیں۔ (7) "الفتاویٰ الرضویہ" (الہدیہ)، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی النخیص، ج ۱، ص ۳۷ و "الدر المختار"

مسئلہ ۳۰ "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی النخیص، مطلب، یعرب قولہ لا یتطہر، ج ۱، ص ۳۰

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ (8) "الہدیہ"، کتاب الطہارات، باب المسح علی النخیص، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۲ مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے، اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں، اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔ (9) "الدر المختار" و "المحار" کتاب الطہارۃ، باب المسح علی النخیص، مطلب، نوافض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸

مسئلہ ۳ مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سرودی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے، اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النخیص، فصل الثاني، ج ۱، ص ۳۱

مسئلہ ۴ موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو، یوں اگر ایک پاؤں دسمے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹھوں سے بچوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں، ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی النخیص، فصل الثاني، ج ۱، ص ۳۴ و "الدر المختار" و "المحار" کتاب الطہارۃ، باب مسح علی النخیص، مطلب، نوافض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸

مسئلہ ۵ موزہ ڈھیرا ہے کہ چلتے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ کیا۔ ہاں اگر اتارنے کی نیت سے

پاہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔ (3) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفیض، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۱

مسئلہ ۶ موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدمے سے زیادہ حصہ ڈھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چل گیا اور آدمے سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا، تو مسح جاتا رہا۔ (4) الدر المختار، رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب

المسح علی الخفیض، مطلب، موطئ المسح، ج ۱، ص ۱۶۲

مسئلہ ۷ پانچا بوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری سوزوں تک پہنچی تو پانچا بوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ ۸ اعطائے وضو گر پھٹ گئے ہوں، یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو، اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو، تو بھیجا کا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے، اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو، تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے، اور جو یہ بھی میسر ہو، تو معاف ہے، اور اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں، اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔ (5) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفیض، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵ و شرح

الوقایہ، کتاب الطہارۃ، باب حرار المسح علی الخفیض، ج ۱، ص ۱۱۷

مسئلہ ۹ کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والے باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود غصہ پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرد اگر دوا، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں، اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کریں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے مگر اگر کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پٹی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص غصہ پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ غصہ پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو ورنہ جتنی حاصل ہوتی جائے اتنی پر اکتفا جائز نہیں۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفیض،

الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵

مسئلہ ۱۰ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے حنفی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (2) کمر الی الفلاح شرح مور الإیض، ج

باب، المسح علی الخفیض، فصل فی الخیرۃ و معواہ، ص ۳۲

مسئلہ ۱۱ حنفی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلے مسح کافی ہے، اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھو لیں ورنہ مسح کر لیں۔ (3) الدر المختار،

رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب، فی حفظ کل رد و تحجب، ج ۱، ص ۵۱۹

خیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

﴿يَسْتَأْذِنُكَ مِنَ الْمَحْضِ ط قُلْ هُوَ آذَى لَا فَغْرَ لُوَ اِنْسَاءُ هِيَ الْمَحْضُ لَا وَلَا تَقْرُبُوْهُنَّ حَتّٰى يَظْهَرْنَ ح فَاِذَا ظَهَرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ النَّوَائِصَ وَ يَحْكُمُ الْمُنْتَظَرِیْنَ

(4) البقرة: ۲۲۲

اے محبوب تم سے خیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو خیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے تو یہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱ صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو خیض آتا تو اسے ناپے ساتھ کھلتے ناپے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیہ ﴿وَسْتَأْذِنُكَ عَنِ الْمَحْضِ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جماع کے سوا ہر شے کرو۔“ اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر انسید بن ظہیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا کیا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک خنجر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گن ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا بدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور بلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔

(1) صحیح مسلم کتاب الحيض باب حوازل غس النساء رأس زوجها - إلح الحديث ۶۹۱ ص ۲۶۸

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (2) (کہہ کر رہا ایک مقام ہے) میں پہنچے مجھے خیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا ”تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟“ عرض کی ہاں، فرمایا ”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خدا نہ کہہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔“ اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (3) صحیح البخاری، کتاب الحيض، باب

لأمر بالنفساء إذا نفست الحديث ۶۹۱ ص ۲۵

حدیث ۳ صحیح بخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا خیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور حسب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسمان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی خرچ نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ خیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھہ کرتیں اور حضور محکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔

حدیث ٤ صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونہ لگا تھا حضور وہیں وہ بن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوج کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا وہ بن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونہ لگا تھا۔ (5) "صحیح

مسلم" کتاب الحيض باب حوار غسل الحائض رأس زوجها - إلخ. الحديث ٢٩٦ ص ٧٢٨

حدیث ٥ صحیحین میں انھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں ٹیکے لگا کر قرآن پڑھتے۔ (6) "صحیح

البخاری" کتاب الحيض باب قرءه الرجل في حجر امراته وهي حائض الحديث ٢٩٧ ص ٢٦

حدیث ٦ صحیح مسلم میں انھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ "ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا" عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ "تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔" (7) "صحیح مسلم" کتاب الحيض باب

حوار غسل الحائض رأس زوجها - إلخ. الحديث ٦٨٩ ص ٧٢٨

حدیث ٧ صحیحین میں ام المومنین نبوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (1) "السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب

الصلاه باب النبي من الصلاه في الثوب الواحد - إلخ. الحديث ٣٢٩٠ ج ٢ ص ٣٢٨

حدیث ٨ ترمذی وابن ماجہ و ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جھرا کرے، یہ کافرن کے پاس جائے، اس نے ٹکڑا کر لیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔" (2) "جامع الترمذی" أبواب الطهارة باب ما جاء في كفره إلهاء الحائض

الحديث. ١٣٥، ص ١٦٤٧

حدیث ٩ رزین کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا "تہنہ (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی پچھا بہتر ہے۔" (3) "مشکاہ المصابیح" کتاب الطهارة باب الحيض، فصل ثانی، الحديث ٥٥٢ ج ١، ص ١٨

حدیث ١٠ اصحاب سنن ائمہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض میں جھرا کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔" (4) "سنن ابی داؤد" کتاب

الطهارة، باب فی ایاء الحائض، الحديث ٢٦٦ ص ١٦٤٩ ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا "جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔" (5) "جامع الترمذی" کتاب الطهارة، باب ما جاء في الكفره في

ذالك، الحديث. ١٣٧، ص ١٦٤٧

حیض کی حکمت عورت بانڈ کے بدن میں فطرۃ ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل

اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا، وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

خیض کے مسائل

مسئلہ ۱ بالذہورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلے ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے خیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو غاس کہتے ہیں۔ (۶) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب

الطہارۃ، الفصل الأول فی الحيض، ج ۱، ص ۳۶، ۳۸

مسئلہ ۲ خیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منہ بھی اگر کم ہے تو خیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ (۱) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی النساء المعتصۃ بالنساء

الفصل الأول ج ۱ ص ۳۶ و "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱ ص ۵۲

مسئلہ ۳ ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو خیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر کرن چکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چکی تھی کے وقت ختم ہوا تو خیض ہے، مگر چار دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا لنگن بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضروری نہیں، مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے، ان کے ماسوا، اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۳ گھنٹے پورے کا ایک دن رات کہا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پھر دن ۷۲ حاتمہ تو کل ٹھیک ۹ بجے، یک دن رات ہوگا مگر چار بجے پورا پھر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پھر بھر سے زیادہ دن آ گیا ہو، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (۲) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱ ص ۵۲

مسئلہ ۴ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ خیض پہلی مرتبہ آئے تو دس دن تک خیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے خیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے بے اعتنا زیادہ ہو، استحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل خیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن خیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو کبھی بارہ دن تھے وہی اب بھی خیض کے ہیں باقی استحاضہ۔ (۳) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الأول فی الحيض، ج ۱ ص ۳۷

مسئلہ ۵ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی خیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی خیض ہے۔ (۴) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱ ص ۵۲

مسئلہ ۶ کم سے کم نو برس کی عمر سے خیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر خیض آنے کی پچیس سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آکرہ اور اس عمر کو کن ایاس کہتے ہیں۔ (۵) "مناہج الصالحۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل ثم الکلام بقیم فی تفسیر الحيض، إلخ

۱، ص ۱۰۶ و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی النساء المعتصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱ ص ۳۶

مسئلہ ۷ نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے، یوہیں بچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے، ہر پہلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب

السادس فی النساء المحتضۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶

مسئلہ ۸ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے، یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا، اور ابھی آدمی سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا ہو استحاضہ ہے۔ (۲) "المرامح" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المenses، ج ۱، ص ۵۲۴

مسئلہ ۹ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے، یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔ (۳) المرجع السابق

مسئلہ ۱۰ حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آگیا، تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں نہکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نکالے گی حیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی النساء المحتضۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶

مسئلہ ۱۱ حیض کے چورنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدھا (۶) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (۵) المرجع السابق

مسئلہ ۱۲ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی النساء المحتضۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۱۳ گدھی جب ترھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد نہ کہ جانے کے سفید ہو گئی تو مدت حیض میں نہیں لگتی ہے اور اگر جب دیکھا تو سفید تھی، سو کہ کر زرد ہو گئی تو یہ حیض نہیں۔ (۷) المرجع السابق، ص ۳۶

مسئلہ ۱۴ جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکھا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا، اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے، یہی قاعدہ برتے۔ (۱) "المرامح" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مبحث فی مسائل المتعیرۃ، ج ۱، ص ۵۲۶

مسئلہ ۱۵ اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔ (۲) "المرامح" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مبحث فی مسائل المتعیرۃ، ج ۱، ص ۵۲۶

مسئلہ ۱۶ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں، یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی، اور اگر ایک بار تین

دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔ (3) "الدر المختار" و "رد"

المختار، کتاب الطہارۃ، باب للمحیض، ج ۱، ص ۵۲۵

مسئلہ ۱۷ جس عورت کو کس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے ہیں دن استیضا۔ (4) "الدر المختار" و "ردالمحتار" کتاب

الطہارۃ، باب للمحیض، ج ۱، ص ۵۲۵

مسئلہ ۱۸ کسی عورت کو ایک بار حیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے، مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے، اور ان دس دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر تیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں انیس دن وضو کر کے نماز پڑھے، اور ان میں یا ان انیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دوبار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غسل کر کے، اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے، اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے،

اور اگر چہ رات کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں، تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن وضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے۔

اور اگر کبھی کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہر رات کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر آٹھ رات دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن بچھے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے، پھر چار دن یا پانچ دن حیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار یا پانچ دنوں میں وضو کرے، باقی دنوں میں غسل،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی، تو ستائیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ انیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو تیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے،

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے، اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے، اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے، اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے، اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے، اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔

خاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دو دنے ہیں یا دو دنے سے کم، یا دو دنے سے زیادہ، اگر دو دنے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے، اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے، دنوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے، اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر دو دنے یا دو دنے سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غسل کر کے، اور اگر یا دنہ ہو کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے، جو پہونچے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جھتی، تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت موقوفہ پڑھے، مستحب اور نفل نہ پڑھے، اور فرض روزے رکھے، نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، عبادت تلاوت وغیرہ۔

مسئلہ ۱۹۔ جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ ہو یا وہ کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہو گیا، پھر جہارت کے چند روزہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی یا پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔ (۱)

”فتح القدیر“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۵۶

مسئلہ ۲۰۔ جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے، مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے، اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے نہ جانیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (۲)

”فتح القدیر“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۵۷ و ”نیل

الحقائق“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۱۸

مسئلہ ۲۱۔ کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ

دس دن خنیش کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں خنیش ہے باقی استخاضہ ورنہ دس دن خنیش کے باقی استخاضہ۔ (3) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المعصۃ

بالسواء الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۶۔

مسئلہ ۲۲ کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں خنیش ہو، اب اس سے ایک دن بیشتر خون آ کر بند ہو گیا، پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر خنیش قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی، مگر خنیش کے دن متعین نہ تھے، تو یہ دس دن خون نہ آنے کے، خنیش ہیں۔

مسئلہ ۲۳ جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے، خنیش ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر خنیش کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس دن تک خنیش اور پچھلی مرتبہ کا خون استخاضہ۔

مسئلہ ۲۴ کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات خنیش کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۲۵ تین دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا، تو نہ پہلی مرتبہ کا خنیش ہے نہ یہ، بلکہ دونوں استخاضہ ہیں۔

نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے حلق مسائل بیان کرتے ہیں

مسئلہ ۱ نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے، اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ دوسرے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدمے سے زیادہ باہر آ جانا ہے۔ (1)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المعصۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷۔

مسئلہ ۲ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے، یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استخاضہ، اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استخاضہ، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار چھتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استخاضہ کے۔ (2) المرجع السابق

مسئلہ ۳ بچہ پیدا ہونے سے بیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استخاضہ ہے اگر چہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ (3) الفتاویٰ

الشافعی حوالہ، کتاب الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹۲۔

مسئلہ ۴ حمل سقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو خنیش ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی

ہند ہو گیا، یا، بھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۵ پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکال لگیا، تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔ (5) المرجع

السابق

مسئلہ ۶ حمل سقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے وال استحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں ہے جب کوئی غرض بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر خفیض ہو سکتا ہے تو خفیض ہے نہیں تو استحاضہ۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"۔

کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۷ حمل سقط ہوا، اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی غرض بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے غرض کا بلاناہ بننا معلوم ہو گا)، یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو غرض بن جانا قرار دیا جائے گا، اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ جاری ہو گیا، تو اسے خفیض کے حکم میں سمجھے، کہ خفیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہ کر نماز شروع کر دے، اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد، اور باقی ویں احکام میں جو خفیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۸ جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے، یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے، تو پہلی بچی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے، پھر استحاضہ، اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس کا پچھلے کے بعد جو خون آیا، استحاضہ ہے نفاس نہیں، مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس

فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۹ جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے، یا وہیں دوسرے اور تیسرے میں، اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو، جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے (4) المرجع السابق، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے، مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰ اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۱۱ چالیس دن کے اندر بھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

(6)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۱۲ اس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو خفیض میں بیان ہوئے۔ (7) المرجع السابق، ص ۳۶

خیض و نفاس کے متعلق احکام

مسئلہ ۱ خفیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی، اور اس کا چھوٹا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا

حاشیہ کا ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (1) "تحورہ التیرہ" کتاب الطہارہ، باب الحيض، ص ۳۹

مسئلہ ۹ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (2) "تحورہ التیرہ" کتاب الطہارہ، باب الحيض، ص ۳۹

مسئلہ ۱۰ جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں خرچ نہیں۔ (3) "تحورہ التیرہ" کتاب الطہارہ، باب الحيض، ص ۳۹

مسئلہ ۱۱ اس حالت میں گرتے کے دامن یا دوپٹے کے آٹھلے سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے، قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب

انکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے، جن کا بیان غسل کے باب میں مکررا۔

مسئلہ ۱۲ مغلہ کو خلیں یا بغاس ہوا، تو ایک ایک گلہ سانس تو زود کر پڑھائے اور سچے کرانے میں کوئی خرچ نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۳ دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ **الدھمہ نہ يستعینک سے** **بالکفر منحق تک**

دعائے قنوت ہے۔ (5) "کنوز الامصار" کتاب الطہارہ، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۴ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، ورد و شریف، وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کھلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھا لیا جب بھی خرچ نہیں اور ان کے چھونے میں بھی خرچ نہیں۔

مسئلہ ۱۵ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (6) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۶ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۷ اگر چہ یادرندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے، مگر اسے چاہئے کہ تیمم کر لے، یوہیں مسجد میں پانی رکھ ہے، یا کوآس ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۸ عید گاہ کے اندر جانے میں خرچ نہیں۔ (2) "مرجع السابق"

مسئلہ ۱۹ ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے بیٹا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰ خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہوا کئے لیے حرام ہے۔ (3) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۲۱ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۲۲ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطہارہ، الباب السادس في النماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۱۵ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکنا فرض ہے۔
(5) المرجع السابق

مسئلہ ۱۶ نماز کا آخر وقت ہو گیا، اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ خفیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (6) فتاویٰ الہدیہ، کتاب الطهارة، الباب السادس من النساء

مسئلہ ۱۷ نماز پڑھتے میں خفیض آ گیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تہمتی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (7) المرجع السابق، و "فتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطهارة، ج ۲، ص ۴۵۹ "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطهارة،

مسئلہ ۱۸ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔ (8) فتاویٰ الہدیہ، کتاب الطهارة، الباب السادس من النساء، الفصل

مسئلہ ۱۹ خفیض والی کو تین دن سے کم خون، کر بند ہو گیا تو روزے سے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر چند روزہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہانے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یہ بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا، تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں، قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ ۲۰ جس عورت کو تین دن رات کے بعد خفیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1) "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۳۷ و "فتاویٰ الرضویہ"

مسئلہ ۲۱ عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا، تو خفیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہادھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہانے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2) "المختار" و "رد المحتار"، ج ۱، ص ۵۲۴

مسئلہ ۲۲ خفیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے، تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3) "المختار" و "رد المحتار"، کتاب

مسئلہ ۲۳ حیض پورے دس دن پر، اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضاء پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا، اور اتنا وقت ہے کہ جمادی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

"المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب، ۱، الف، ج ۱، ص ۵۴۶

مسئلہ ۲۴ اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہالے، اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا، پینا حرام ہے۔ (1)

"مرآۃ المفاتیح"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۵۵

مسئلہ ۲۵ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ چاتا رہا، اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے ورنہ قضا واجب۔ (2)

"المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب، ۱، الف، ج ۱، ص ۵۵۵

الخ، ج ۱، ص ۵۳۳

مسئلہ ۲۶ حیض و نفاس کی حالت میں عید، شکر و عید، عطاوت حرام ہے اور آیت عید سننے سے اس پر عید واجب نہیں۔ (3)

مسئلہ ۲۷ سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر خامی تو اثر حیض کا دیکھ تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۸

مسئلہ ۲۸ حیض والی سو کر خامی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں، تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔ (4)

"المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب، ۱، الف، ج ۱، ص ۵۳۳

مسئلہ ۲۹ ہم بستر ہی یعنی جماع، اس حالت میں حرام ہے۔ (5)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۹

الغناء المحصنة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۳۰ ایسی حالت میں جماع چار نہا کر کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے، اور آدم کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار، اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔ (6)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

تفسیر، باب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۱، ص ۲۷۳، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۹ و "الفتاویٰ

مسئلہ ۳۱ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، فہوت سے ہو یا بے فہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو خرچ نہیں۔

(7) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب النجس، مطلب، نوٹ فی معنی، ص ۵۷۱، من هذه الأقوال فی موضوع الضرورة۔ الخ ج ۱، ص ۳۴

مسئلہ ۳۲ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی خرچ نہیں، یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدعاء المحضہ بالنساء، الفصل الرابع ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۳۳ اپنے ساتھ کھانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے، بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1) "الدر المختار"، کتاب

الطہارۃ، باب النجس، مطلب، نوٹ فی معنی، ص ۵۷۱، من هذه الأقوال فی موضوع الضرورة۔ الخ ج ۱، ص ۳۴ و "الفتاویٰ الرضویہ"

(الہدیہ)، کتاب الطہارۃ، باب النجس، ج ۱، ص ۳۵۵

مسئلہ ۳۴ اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2) "المرآۃ"، کتاب الطہارۃ، باب

النجس، ج ۱، ص ۳۴۹

مسئلہ ۳۵ اگر ہمراہ سونے میں غلبہ فہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سونے اور اگر گمان

غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶ پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدعاء المحضہ

بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹

یہی اس سے جہاں جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو، مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جہاں کرے۔ (3)

مسئلہ ۳۷ دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تا وقتیکہ غسل نہ کر لے، یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ

جائے، جہاں جائز نہیں، اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر پڑے، لیکن کراۃ کبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت

گزر جائے، یا غسل کر لے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۳۸ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جہاں ناجائز ہے تا وقتیکہ

عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا، تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز

شروع کر دے، مگر جہاں کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی

الدعاء المحضہ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۳۹ خیف سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم بھی تو اس سے محبت جائز

نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا، محبت جائز ہے۔

(6) المرجع السابق

فائدہ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو خیف کے ہیں۔

مسئلہ ۴۰ نفاس میں عورت کو زچ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھانے یا اس کا جھونکا کھانے میں خرچ نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل غص کے جانتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی ہے ہندو رسمنوں سے انجیل ط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہوئے، اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قائل نماز کے جانیں، یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو، اسی وقت سے نہ نماز شروع کر دیں، اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تحیم کریں۔ (۱) "فتاویٰ رضویہ"

(المحدثہ)، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۵۵، ۳۵۶

مسئلہ ۴۱ بچہ بھی آدمے سے زیادہ پیدائش ہو، اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدمے سے زیادہ پھر ہونے سے بیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود ہو سکے، اشارے سے پڑھے یا وضو نہ کر سکے، تحیم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوئی، تو یہ کرے اور بعد طہارت قف پڑھے۔ (۲) "الدر المختار" و "المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب من حکم وطء المستحاضۃ (ج ۱ ص ۵۱۵)

استحاضہ کا بیان

حدیث ۱ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ جب ابی خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا "نہ، یہ تو رگ کا خون ہے، خفیض نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔" (۳) "مسند

مسلم" کتاب الحيض، باب المستحاضۃ وصلیٰ و صلاہا، الحديث ۷۵۳، ص ۷۳۲

حدیث ۲ ابو داؤد و نسائی کی روایت میں فاطمہ جب ابی خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب خفیض کا خون ہو تو یہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے ہار رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رگ کا خون ہے۔" (۴) "مسند ابی داؤد"، کتاب الطہارۃ، باب إذا لم یلبس الحيض

للعق الصلاة، الحديث: ۷۸۶، ص ۱۲۴۳

حدیث ۳ امام مالک و ابو داؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ "اس بیماری سے بیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں خفیض آتا تھا ان کی کتنی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لگوت باندھ کر نماز پڑھے۔" (۵) "الموطا" و "مسند مالک"، کتاب الطہارۃ، باب المستحاضۃ، الحديث ۴، ج ۱، ص ۷۷

حدیث ۴ ابو داؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا "جن دنوں میں خفیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر تہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔" (۱) "جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء أن

المستحاضۃ تھوہا بكل صلاة، الحديث ۱۲۶، ص ۱۶۴۵

استحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے محبت حرام۔ (2) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السادس فی النساء المحتضات بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹

مسئلہ ۲ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک، اسی حالت میں گزر جائے، پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (3) "المرجع السائل" ص ۴۱

مسئلہ ۳ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (4)

المرجع السائل

مسئلہ ۴ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دوست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا ذکھتی "کھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا، کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی، مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا، تو عذر ثابت ہو گیا۔ (5)

"المرجع المحتار" و "الفتح المختار"، کتاب الطہارۃ، باب النہم، معتب فی احکامہ، شعور، ج ۱، ص ۴۰

مسئلہ ۵ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے، معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے جو ہیں تمام بیماریوں میں، اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی، جب پھر کبھی یہی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (6) "المیزان الحق"، کتاب الطہارۃ، باب النہم، ج ۱، ص ۳۷

مسئلہ ۶ نماز کا کچھ وقت یہی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی، اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت جو ہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی، اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی النساء المحتضات بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱،

ص ۴۰

مسئلہ ۷ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت، یا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے، جو ہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا، جب بھی اعادہ کرے۔ (2) "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی النساء المحتضات بالنساء، الفصل الرابع،

مسئلہ ۸ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کلا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عمر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا، کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (3) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیض، مطلب فی احکام المصنوعہ،

ج ۱ ص ۵۵ و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المعتبرۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۴۱

مسئلہ ۹ وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ ہاتی پر وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یا وہاں اگر وضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وضو کے بعد ہاتی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت (4) اس صورت میں رد و حمل ہیں ایک یہ کہ وضو کے بعد بھی پائی گئی ہو کہ وقت وقت میں نہ نکلتی ہو یہ کہ وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی ہو صرف

پہلے پائی گئی ہو کہ صورت میں وہ وضو وضو کے بعد طہر ہو جائے جب کہ اس کے بعد طہار عام ہو گیا طہر نہ رہا تو وضو معذور ختم وقت طہار صحر رہا تو غرض وقت ہے۔ نولے گا اگرچہ وقت دم میں منقطع نہ ہو جیسا کہ دم میں طہار کا ذکر اس سے ہے کہ ہم دوسرے صورتوں کو شامل ہوئے۔ مد جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ (5) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المعتبرۃ بالنساء،

فصل الرابع، ج ۱ ص ۴۱

مسئلہ ۱۰ اور اگر اس وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی، یا وضو کے بعد پائی گئی، اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حد نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱ معذور کلا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کلا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔ (1) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیض، مطلب فی احکام المصنوعہ، ج ۱ ص ۵۵

مسئلہ ۱۲ معذور نے کسی حدت کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وضو کے بعد وہ معذور والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا، جیسے استسقاء والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا، بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا (2) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المعتبرۃ بالنساء، فصل الرابع، ج ۱ ص ۴۱ اور اگر وضو کرتے وقت وہ معذور والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳ معذور کے ایک ٹھنڈے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے ٹھنڈے سے آیا وضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آ رہا تھا، اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔ (3) (مجمع

مسئلہ ۱۴ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کارنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بیٹھے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۱۵ معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے، اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ خرچ نہیں، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے تو سفت، اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی خرچ نہیں۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۱۶ استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے، اور مجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے، اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷ کسی زخم سے اسکی رطوبت نکلے کہ بیٹھ نہیں، تو اس کی وجہ سے وضو نہ کرنے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔ (6) الفتاویٰ الرعویۃ (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، فصل فی المعذور، ج ۱، ص ۳۶۱

نجاہتوں کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں اساجت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو خنجر کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ”جب تم میں کسی کا کپڑا خنجر کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، جب اس میں نماز پڑھے۔“ (1) صحیح البخاری، کتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، الحديث: ۲۰۷، ص ۲۶

حدیث ۲ صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے غنی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل النسي، إلخ، الحديث: ۲۳۰، ص ۲۹

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو غسل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3) صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب حکم منی الحديث: ۶۶۸، ۶۶۹، ص ۲۲۷

حدیث ۴ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”چرا جب پکالی جائے، پاک ہو جائے گا۔“ (4) صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب طہارۃ منوۃ الحینۃ بالدباغ، الحديث

حدیث ۵ امام مالک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ”مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔“ (5) ”الموطأ“ لا یتم مالک، کتاب الصید، باب صیاد فی

حدیث ۶ امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6) "سنن ابی داؤد"، کتاب البیاس، باب فی حلقہ الثور والسمیاء، تصحیث: ۴۱۳۷، ص ۱۵۲۴

حدیث ۷ دوسری روایت میں ہے ان کے پینے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7) "سنن ابی داؤد"، کتاب البیاس، باب فی حلقہ الثور والسمیاء، تصحیث: ۴۱۳۶، ص ۱۵۲۴

نہایتوں کے متعلق احکام

نہایت دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیف کہتے ہیں۔

(1) "فتاویٰ الہندیہ"، ج ۱۰، ص ۱۰، و "توزیل المباح"، کتاب الطہارہ، باب الأضغاس، الخ، ص ۳۶

مسئلہ ۱ نہایت غلیظ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، اور قصد اپڑھی تو گناہ بھی ہوا، اور اگر بے نیت استکشاف ہے تو کفر ہوا، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے، کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو کفر وہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے، و قصد اپڑھی تو گناہ گناہ بھی ہوا، اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا مستحب ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی، مگر خلاف مستحب ہوئی، اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الطہارہ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۵۷۱

مسئلہ ۲ اگر نہایت گامڑی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوہر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زیادہ کے معنی یہ ہیں، کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہوا اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رقی ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب، تو درہم سے مراد، اس کی نہایت چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار تھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی، یعنی تھیلی خوب پھیلا کر، موارید بھیجیں اور اس پر آہستہ سے اتار پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا پڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (3) "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۵۷۱، و "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، باب

الأضغاس، ج ۱، ص ۵۸۲

مسئلہ ۳ نجس تیل کپڑے پر گرا، اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا، تو اس میں ہلکا کو بہت خفیف ہے، اور رائج یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔ (4) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی

التعاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۷

مسئلہ ۴ نہایت خفیف کا یہ حکم ہے، کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یو میں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (5)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی التعاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶، و "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب

مسئله ٥ نجاست خفيفه اور غليظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے، اور اگر کسی پتلے چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے، تو چاہے غلیظ ہو یا خفیفہ، ہلکا پاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرے، جب تک وہ ہلکی چیز حد کثرت پر یعنی دو در دو نہ ہو۔ (1) "المصنف" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، باب الألعاس، مبحث في

یول الفاروق، الجزء ١، ص ٢٩

مسئله ٦ انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو، نجاست غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھرمونہ، تے، خیش و تفساں و استحاضہ کا خون، مٹی، مٹی، مٹی۔ (2) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب

المصنف، باب السباع في المسحاة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٦

مسئله ٧ شہید لقمی (3) دہی سے غسل نہیں کیا جائے اس کا یوں کتاب بھارتیہ شہید میں آئے گا۔ اس کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو، پاک ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب المصنف، باب السباع في المسحاة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٦

مسئله ٨ دھتکتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نجاست غلیظہ ہے، یوں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نجاست غلیظہ ہے۔ (5) "الفتاویٰ الرصوبہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، فصل في الوضوء، ج ١، ص ٢٩ و ٢٧

مسئله ٩ بلغمی رطوبت ناک یا مونہ سے نکلے، نجاست نہیں، اگرچہ پیٹ سے چڑھے، اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔ (6) "الفتاویٰ الرصوبہ" (الحدیثہ)، کتاب الطہارۃ، فصل في الوضوء، ج ١، ص ٢٦ و "حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار"، کتاب الطہارۃ،

ج ١، ص ٧٩

مسئله ١٠ دودھ پیتے بچے کے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔ (7) "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب المصنف، باب السباع في المسحاة و أحكامها، الفصل الثاني، ج ١،

ص ١٦ و "المصنف" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الألعاس، ج ١، ص ٢٩

مسئله ١١ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا، اگر بھرمونہ ہے، نجاست غلیظہ ہے۔ (8) "المصنف" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ،

کتاب الطہارۃ، باب الألعاس، ج ١، ص ٢٩

مسئله ١٢ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہو خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے، اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے بھوی یا بٹ پرست یا مردہ کا ذبیحہ، اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست، سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا، اگرچہ کھانا حرام ہے، سو اگر خنزیر کے، کہ وہ نجس العین ہے، کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خنجر، ہاتھی، سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی بید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگی اور جو پرند کہ اونچا نہ اڑے، اس کی پیٹ، جیسے مرغی اور بٹ، چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس

جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے، اگر چذخ کیے گئے ہوں، یوں اس کی کھل، اگر چہ پکان گئی ہو اور سوزک کا گوشت اور ہڈی اور بال، اگر چذخ کیا گیا ہو، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (1) "البحر الرائق"، کتاب

الطہارۃ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۵۰۳۹۵۔ "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۵۰۳۹۵۔

مسئلہ ۱۳ چھکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔ (2) "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۳۹۸۔

مسئلہ ۱۴ انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا، تو اگر چذخ کئی دن گزر جائیں، کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵ ہاتھی کے نوٹھ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چو پائیوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔

(3) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع من النجاسة وأحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۴۸۔ و "لور الاصلاح" و "مرافی

الدلاح"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، ص ۳۷۔

مسئلہ ۱۶ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب، نیز

گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوا، چیل، شکر، ہار، بہری) اس کی

بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ (4) "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع من النجاسة وأحكامها، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۶۔

مسئلہ ۱۷ چمکاؤڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (5) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس

ج ۱، ص ۵۷۴۔

مسئلہ ۱۸ جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔ (6) "البحر الرائق"۔

کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، ج ۱، ص ۱۰۰۔

مسئلہ ۱۹ ہر چو پائے کی جنگلی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔ (7) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل

الاستحاضہ، ج ۱، ص ۱۶۲۔ و مطلب من العرق بين الاستحاضہ (بخ ج ۱، ص ۶۲۱۔

مسئلہ ۲۰ ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتہ نجاست غلیظہ اور حلال کا

نجاست خفیفہ ہے۔ (1) "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأضغاس، فصل الاستحاضہ، ج ۱، ص ۶۲۔

مسئلہ ۲۱ نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو مکمل غلیظہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۲ مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور مکمل اور مجمر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پیسہ پاک ہے۔

(3)

مسئلہ ۲۳ پیشاب کی نہایت باریک ٹھنڈی سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن

پاک رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲۴ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک ٹھنڈی سوئی پڑ گئی، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی

پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵ جو خون زخم سے بہاؤ ہو پاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶ گوشت، ہتھلی، گچھی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں نہ جھینکیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷ جو بچہ مردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگر چہ اس کو غسل دے لی ہو، نماز نہ ہوگی اور اگر مردہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غسل دے کر گود میں لی تھی تو ہو جائے گی، مگر خلاف مستحب ہے، یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو، اور کافر کا مردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔ (7)

مسئلہ ۲۸ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی، اور جیب میں غذا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (8)

مسئلہ ۲۹ روٹی کا کپڑا اڈھیرا گیا اور اس کے اندر چھ پاسوکھ ہوا، تو اگر اس میں سوراخ ہے، تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کر لے، اور سوراخ نہ ہو تو چھ مہینے نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ (1)

”الدرالمختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، فصل فی البدر ج ۱، ص ۴۲۱

مسئلہ ۳۰ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر بھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (2)

”الدرالمختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب ۱۵ صرح ۱، ج ۱ ص ۸۲

مسئلہ ۳۱ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، اب نہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا ناجائز نہیں۔

مسئلہ ۳۲ بھوہے کی میٹھی گیہوں میں مل کر بس گنی یا تیل میں پڑ گئی تو آہا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی، تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں، باقی میں کچھ خرچ نہیں۔ (3)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی ج ۱ ص ۱۶، ۱۸

مسئلہ ۳۳ ریشم کے کپڑے کی بیٹھ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (4)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی

النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۴۶

مسئلہ ۳۴ ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا، یا پاک میں ناپاک کپڑا پھینکا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نرم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا، بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نرم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیج جائے تو ناپاک ہو جائے گا، اور یہی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو، اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے، تو وہ پاک کپڑا نرم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا، اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (5)

”الدرالمختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب النجاسة، فصل الاستبراء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء،

مسئلہ ۳۵ بھیکے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی، تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ (6)

المرجع السابق، ص ۶۱۶

مسئلہ ۳۶ بھیکے ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سبیل ہے تو نہیں۔ (7) المرجع السابق

مسئلہ ۳۷ جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ ٹوکھ گئی، بیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ (1) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا،

الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۷

مسئلہ ۳۸ نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیک گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (2) المرجع السابق

مسئلہ ۳۹ ناپاک چیز پر ہوا اور گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ (3) المرجع السابق

مسئلہ ۴۰ میانی رتھی اور ہوائی، تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۱ ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں، یو ہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا، اگر چہ ان سے پورا کپڑا بھیک جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۴۲ اُبلے کا دھواں روٹی میں لگا، تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳ کوئی نجس چیز ذہ و ردہ پانی میں بھیکے اور اس بھیکے کی وجہ سے پانی کی پھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ پھینٹیں اس نجس شے کی ہیں، تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ (6) المرجع السابق

مسئلہ ۴۴ پاخانہ پر سے کھیاں اُڑ کر کپڑے پر پھینٹیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (7) "المحیط البرہانی" کتاب الطہارات، الفصل

السابع فی النجاسات و احکامہا، ج ۱، ص ۶۱۶ و "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱

ص ۱۷

مسئلہ ۴۵ راستہ کی کچھ ناپاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نہ زپڑھ لی، ہو گئی، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (8) "المراجع المختار" و "رد المحتار" کتاب الطہارۃ، مطب فی مصر، طبع الشارح،

ج ۱، ص ۵۸۲

مسئلہ ۴۶ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے پھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہو، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (9) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۷

مسئلہ ۴۷ آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی ذہ و ردہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک

ہو گیا، اور خود ناخن مگر جائے تو ناپاک نہیں۔ (1) منیۃ المصنی: باب النجاسة، ص ۸۔

مسئلہ ۴۸ بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجہ کر لیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، کتاب السابغ فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۸۔

مسئلہ ۴۹ پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہو گئی۔ (3) فروع السابغ

مسئلہ ۵۰ مٹی میں ناپاک بھس ملا یا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق۔

مسئلہ ۵۱ شگ بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگر چہ اس کا جسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر فحشا ست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (5) الفتاویٰ الرصدیۃ (الجندیۃ)، کتاب الطہارۃ

باب الانحس، ج ۱، ص ۱ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، کتاب السابغ فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۸۔

مسئلہ ۵۲ شئے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونہ ڈالا، تو اگر گندھا ہوا تھا، تو جہاں اس کا مونہ پڑا، اس کو طہرہ کر دے، باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ۵۳ آب مستعمل پاک ہے نو شاد پاک ہے۔ (6) "نور الإیضاح"، کتاب الطہارۃ، ص ۴، و "رد المحتار" کتاب

الطہارۃ، باب الانحس، مطلب فی الفرقۃ الیٰ مستطہر من فردی، حصہ بعض حرم بحلاف الوضوء، ج ۱، ص ۸۸۔

مسئلہ ۵۴ سوا سوز کے تمام جانوروں کی وہمہ کی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو، اور ہاں اور و انت پاک ہیں۔ (7) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المہاء، ج ۱، ص ۲۹۹ و "الفتاویٰ الرصدیۃ" ج ۱، ص ۴۷۱۔

مسئلہ ۵۵ عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں، ہاں بہتر ہے۔ (8) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الانحس، ج ۱، ص ۶۶۔

مسئلہ ۵۶ جو گوشت سڑ گیا، بدو لے آیا، اس کا کھانا حرام ہے، اگر چہ نجس نہیں۔ (9) "الدر المختار" و "رد المحتار"۔

کتاب الطہارۃ، باب الانحس، مطلب فی الفرقۃ بین الاستبراء، ج ۱، ص ۲۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب، یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں، پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، کتاب السابغ فی النجاسة و احکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵۔

مسئلہ ۱ جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی، یوں اگر شراب، مثلاً مونہ تک بھری تھی، پھر کچھ رگڑ گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا، پاک نہ ہوگا۔

اگر سرکہ اس سے اغلی جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پٹی (2) نعل یا مٹی کا لٹکا کر لیجنا چاہیے وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے، اور پینا زہن شراب میں پڑ گئے تھے، سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے (3) الفتاویٰ الہندیہ

کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱ ص ۱۵

مسئلہ ۴ شراب میں چوہا گر کر پھول بکھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا، اور اگر پھول پھٹا نہیں تھا، تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے، اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا، تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق

مسئلہ ۵ شراب میں چیشاب کا قطرہ گر گیا، یا مٹھے نے مونہہ ڈال دیا، یا ناپاک سرکہ ملا دیا، تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔ (5) المرجع السابق

مسئلہ ۶ شراب کو خریدنا، یا مانگنا، یا اٹھانا، یا رکھنا حرام ہے، اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

مسئلہ ۷ نجس چائو رنگ کی کان میں گر کر رنگ ہو گیا تو وہ رنگ پاک و حلال ہے۔ (6) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱ ص ۲۵

مسئلہ ۸ ایلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک۔ (7) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ،

باب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱ ص ۲۱

مسئلہ ۹ جو چیزیں بذریعہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے گلنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، پانی اور ہر ترقی پہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب، کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں، تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔ (۱) الفتاویٰ

الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱ ص ۲۱

فائدہ بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے، کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸ مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹ تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے، پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر تے کی، پھر کٹی ہر دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی، اور شرابی کے مونہہ کا مسئلہ اوپر گزرا۔ (2) الفتاویٰ الہندیہ

کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الاول، ج ۱ ص ۲۵

مسئلہ ۱۰ دودھ اور شور پا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا، کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔ (3) سبب

الحقائق، کتاب الطہارۃ، باب الاطعمۃ، ج ۱ ص ۱۹۲

مسئلہ ۱۱ نجاست اگر دلدلار ہو (جیسے پانخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا

کر لینا مستحب ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۱

مسئلہ ۱۲ اگر کچا ست دور ہوگئی، مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا تو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲

مسئلہ ۱۳ کپڑے یا ہاتھ میں غس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی، تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (6) "فتح القدير"، کتاب الطہارہ، باب الأنجاس وتطهيرها، ج ۱

ص ۱۸۴

مسئلہ ۱۴ زعفران یا رنگ، کپڑا رتھنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پی شاب کر دیا، یا اور کوئی نجاست پڑ گئی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا، تو تین بار دھو لیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵ ٹھوڈا کہ سوئی چھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو، تو طہا ہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا، وہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اس جگہ کو دھو لیں، پاک ہو جائے گی، اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے، یو ہیں زخم میں راکھ بھر دی، پھر دھو لیا پاک ہو گیا، اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱۶ کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (1) "الموسمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، باب الأنجاس، مطلب فی حکم الصبیغ، ج ۱

ص ۵۹۱

مسئلہ ۱۷ اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بخوت نچوڑنے سے پاک ہوگا، اور بخوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲ و "الموسمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارہ، باب الأنجاس، مطلب فی حکم الوشم، ج ۱

ص ۵۹۶

مسئلہ ۱۸ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا، مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے، تو دوا ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ (3) "الموسمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

الطہارہ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۹۴

مسئلہ ۱۹ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں

ناپاک ہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الأول، ج ۱ ص ۱۲

مسئلہ ۲۰ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیک گیا، تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بیگہ ہے تو اسے دوسری بار دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بیگہ ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے، یو ہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیک جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بیگہ تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے، کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو نکال دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے، اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا، تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الأول، ج ۱ ص ۱۲

مسئلہ ۲۲ دودھ پیچے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیو شاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔ (2) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الثاني، ج ۱ ص ۱۲

مسئلہ ۲۳ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، بوتلا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یو ہیں دوسری بار دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا، وہ چیز پاک ہوگئی، اسے ہر مرتبہ کے بعد سوکھا یا ضروری نہیں، یو ہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں، اسے بھی یو ہیں پاک کیا جائے۔ (3)

المبصر الرائی، کتاب الطہارۃ، باب الاغتسال، ج ۱ ص ۱۱۳

مسئلہ ۲۴ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا اسماعیلی چکنا برتن، یا لوہے، تانبے، پتیل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (4) المرجع السابق ص ۱۱۲

مسئلہ ۲۵ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶ پکایا ہوا چھڑا ناپاک ہو گیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں، ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (5) "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل

الأول، ج ۱ ص ۱۳

مسئلہ ۲۷ دری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا، بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں، پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ٹخن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا لے گیا، پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔ (6) المرجع السابق

مسئلہ ۲۸ کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھوڑالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاک لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا گلے بخش ہوگئی، مگر یہ نہیں معلوم

کہ آستین یاگی کا کونسا حصہ ہے، تو آستین یاگی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے، جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا، جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو، کہ بخش حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے، اور نمازوں کا اعادہ کرے، اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"۔

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۲

مسئلہ ۲۹ یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"۔ كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۳

مسئلہ ۳۰ لوہے کی چیز جیسے نحری، چاقو، تلو اور وغیرہ جس میں نہ رنگ ہونہ نقش و نگار، بخش ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی، اور اس صورت میں نجاست کے ذلدار یا تکی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یو ہیں چاندی، سونے، پتیل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقش نہ ہوں و اگر نقش ہوں یا لوہے میں رنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (۳) المرجع السابق

مسئلہ ۳۱ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پاش کی ہوئی ٹکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسم نہ ہوں، کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے، پاک ہو جاتی ہیں (۴) المرجع السابق۔

مسئلہ ۳۲ مٹی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مل کر جھانڈنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ بعد مٹنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"۔ كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۸

مسئلہ ۳۳ اس مسئلہ میں عورت و مرد، اور انسان و حیوان، و تندرست و مریض جریان سب کی مٹی کا ایک حکم ہے۔ (۶) "المرامح" و "رد المحتار"۔ كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ۱، ص ۷۷۔

مسئلہ ۳۴ بدن میں اگر مٹی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"۔ كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۸

مسئلہ ۳۵ پیشاب کر کے مہر رت تنک، پانی سے نہ دھیلے سے، اور مٹی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مٹنے سے پاک نہ ہوگی، بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا مٹی جست کر کے ٹکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو مٹنے سے پاک ہو جائے گی۔ (۱) "المرامح" و "رد المحتار"۔ كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ۱، ص ۶۵۔

مسئلہ ۳۶ جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو پاک نہ ہوگا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"۔

كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة واحكامها، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۸

مسئلہ ۳۷ اگر مٹی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا، مٹا کافی نہیں۔ (۳) المرجع السابق

مسئلہ ۳۸ موزے یا جوتے میں ذلدار نجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مٹی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو، کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (۴) المرجع السابق

مسئلہ ۳۹ اور اگر خشک پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ لیں، جب بھی پاک ہو جائیں گے، اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست نوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (۵)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، باب الانحس، ج ۱، ص ۶۶

مسئلہ ۴۰ ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جا رہے پاک ہوگئی، خواہ وہ ہو سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے، مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (۶) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و حکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۱

مسئلہ ۴۱ جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو، پھر وہ کو آں نوکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۴۲ درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے، پوہیں درخت یا گھاس سوکنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (۷) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و

حکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۱ و الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، فصل فی النجاسة فی تعصب شرک الخ ج ۱، ص ۶

مسئلہ ۴۳ اگر پتھر ایہ ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے، اور نہ دھونے کی ضرورت ہے۔ (۸) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و حکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۱

مسئلہ ۴۴ چمکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔ (۱) منہر حقانی، کتاب الطہارہ، باب الانحس، ج ۱، ص ۱۱

۱۱۱

مسئلہ ۴۵ کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی، اور جو زمین میں وصل ہے، زمین کے حکم میں ہے۔ (۲)

مسئلہ ۴۶ جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔ (۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و حکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۱

مسئلہ ۴۷ ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔ (۴) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارہ، الباب السابع فی النجاسة و حکامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۱

مسئلہ ۴۸ توریا توڑے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی، اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔ (۵) المرجع السابق

مسئلہ ۴۹ اُپلے جل کر کھانا ناپاک ناجائز ہے۔ (۶) المرجع السابق

مسئلہ ۵۰ جو چیز سوکھنے یا گر گرنے وغیرہ سے پاک ہو گئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

الرجع السابق.

مسئلہ ۵۱ سوتر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو، اور **بسم** لفظ کہہ کر ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نہ زہم جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (8) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی النجاسة التي تعیب الثوب

الرجع، ج ۱، ص ۱۱

مسئلہ ۵۲ سوتر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری ٹمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھایا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بد ہو جاتی رہی ہو، کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔ (9) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، باب المہاء، مطلب فی احکام الذبابة

الرجع، ص ۳۹۳

مسئلہ ۵۳ ورنہ سے کی کھال اگر چہ پکان گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں خنثی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتنے کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو یا وہ ذبح کر یا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئندہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴ روٹی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھننے سے اڑ جانے کا گناہ صحیح ہو تو دھننے سے پاک ہو جائے گی، ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۵ غلہ جب سیر (1) (انجام دہ کرنے کی جگہ) میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیوس نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا، یا اس میں سے محدودی دی گئی، یا خیرات کی گئی، تو سب پاک ہو گیا اور اگر مکمل بجھہ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں، تو سب پاک ہو جائے گا۔ (2) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، فیاب السباع فی النجاسة، احکامہا الفصل الاول، ج ۱

ص ۱۵

مسئلہ ۵۶ رائگ، سیسہ پھانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷ جے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا، تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں، اور اگر پتل ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ (3) المرجع السابق

مسئلہ ۵۸ شہد ناپاک ہو جائے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہو جائے گا۔ (4) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، فیاب

السباع فی النجاسة و احکامہا الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۲

مسئلہ ۵۹ ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلاتیں، پھر اوپر سے تیل نکالیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں، یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا، یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈالیں کہ اس تیل کو پکائیں، یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے، ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا، اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہونہ بعد کو، ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، مٹی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں، اور اگر مٹی جما ہو، اسے پتھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرناے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرناے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں، سب پاک ہو جائے گا، یا اسی جنس یا پانی سے اہال لیں، پاک ہو جائے گا۔ (۱) "الغنائی الرسوبہ" (۱: ۲۸۰)

کتاب الطہارۃ، باب الألتعاس، ج ۱، ص ۳۷۸، ۳۸۰

مسئلہ ۶۰ جا نماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، ہاتھ جگہ گرنے سے ہوتا نماز میں خرچ نہیں، ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔ (۲) "الدر المحتار" و "رد المحتار"

کتاب الصلوٰۃ، باب شروط الصلوٰۃ، ج ۲، ص ۹۶

مسئلہ ۶۱ کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا، تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف چھو نجاست نہیں لگی ہے، نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی مونا ہو، مگر جب کہ وہ نجاست نوافل وجود سے الگ ہو۔ (۳) "غیۃ المسنی"، شرائط الصلوٰۃ، الشرط الثانی، ص ۲۰۲

مسئلہ ۶۲ جو کپڑا، دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی بخش ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سکتے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (۴) "الدر المحتار" و "رد المحتار" کتاب الصلوٰۃ، باب ما یصلیٰ العصر وما یکرہ فیہا، مطلب ہی

نشبہ باہل الكتاب، ج ۱، ص ۱۶۲

مسئلہ ۶۳ لکڑی کا تختہ یک رخ سے بخش ہو گیا، تو اگر اتنا مونا ہے کہ مونائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ (۵) "غیۃ المسنی"، شرائط الصلوٰۃ، الشرط الثانی، ص ۲۰۲

مسئلہ ۶۴ جو زمین گوبر سے لسی گئی اگرچہ ٹوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ ٹوکھ گئی اور اس پر کوئی مونا کپڑا بچھایا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کپڑے میں تری ہو، مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے، کہ اس صورت میں یہ کپڑا بخش ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۵ آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا، تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر رہی ہو باہر نہ لگا ہو، تو مباح ہے۔

مسئلہ ۶۶ کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (۱) "الفرق المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنتعاس، ج ۱، ص ۲۲۷

مسئلہ ۶۷ فاسقوں کے استعلا کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھ جائیں گے، مگر بے نمازی کے پا جاے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پا جاے یا بندھ بیٹے ہیں، ورنہ کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (۲) "العلوی الرسوبۃ" (الجدیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب الأنتعاس، ج ۱، ص ۲۹۰

استنجہ کا بیان

القدیر وجل فرماتا ہے

لَمْ يَهْدِهِ رَحْمَةُ يَحْيَىٰ اَنْ يَنْظُرُوْا، وَاللّٰهُ يَحِبُّ الْمُنْظَرِيْنَ (۳) باب ۱۱ التوبۃ ۸

"اس مسجد یعنی مسجد قہ شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔"

حدیث ۱ سُكْنُ بنِ مَجْدٍ میں ابو ثوب وجابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو تمہارا تمہاری طہارت کیا ہے" عرض کی نماز کے لیے ہما وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا "تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔" (۴) "مس ابن ماحد"، أبواب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالماء، الحدیث: ۳۵۵، ص ۲۱۹۹

حدیث ۲ ابو داؤد و ابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "یہ پاخانے حق اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلاء کو جائے یہ پڑھ لے۔" "غُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبْثَاتِ" (۵) "مس ابن داؤد"، کتاب الطہارۃ، باب ما یقول الرجل عند دخول الخلاء، الحدیث: ۶، ص ۱۲۲۳

حدیث ۳ صحیحین میں یہ دعائیں ہیں۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ غُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبْثَاتِ (۱) "صحیح البخاری"، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء، الحدیث: ۱، ص ۱۸۲

ترجمہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں چیدی اور شیاطین سے۔

حدیث ۴ ترمذی کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بینی آدم کے سرخ میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔ (۲) "مجمع الترمذی"، أبواب الخلاء، باب ما ذکر من التسمیۃ عند

دخول الخلاء، الحدیث: ۶۶، ص ۱۲۰۵

حدیث ۵ ترمذی وابن ماجہ و دارمی ابو موسیٰ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے ہیں فرماتے **غُفْرانک** (3) جامع الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء، الحديث ۷ ص ۱۶۳ ترجمہ اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

حدیث ۶ ابن ماجہ کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں ہے کہ جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے **الحمد لله الذي اذهب عني الادي وعافاني** (4) سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء،

الحمد ۲۱ ص ۲۹۵ ترجمہ حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔
حدیث ۷ حسن نصیبن میں ہے کہ یوں فرماتے

الحمد لله الذي اخرج من بطني ما يضرني ويبقي فيه ما ينفعني (5) الحسین الحسینی، ترجمہ حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی و وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

حدیث ۸ متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب پاخانے کو جاؤ تو قہقہہ کو نہ موندھ کرو نہ پیئہ اور صفو تانائل کو نہ ہٹے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجہ کرنے سے منع فرمایا۔“ (6) ”صحیح البخاری“ کتاب الوضوء، باب بھی من الاستنجاء باليمين الحديث ۱۵۳ ص ۶

”صحیح البخاری“ کتاب الوضوء، باب الاستنجاء باليمين الحديث ۱۱۵ ص ۱۵
حدیث ۹ ابوداؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کو جاتے، انگلی اُتار لیتے (1) جامع الترمذی، ابواب البیاض، ترجمہ، باب ما یفعل فی شتر الحاجة الحديث ۱۷۱۶ ص ۱۸۳ کہ اس میں نام مبارک کلمہ تھا۔

حدیث ۱۰ ابوداؤد و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑ نہ ہٹاتے تاؤ تکیہ زمین سے قریب نہ آجائیں۔ (2) جامع الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما یفعل فی الاستار عند الحاجة الحديث ۱۱۵ ص ۱۶۳

حدیث ۱۱ ابوداؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (3) سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب التعمی عند قضاء الحاجة الحديث ۲۴۳ ص ۲۴۳

حدیث ۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”گو براور ہڈیوں سے استنجاء کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جتن کی خوراک ہے۔“ (4) ”مسند الترمذی“، ابواب الطہارۃ، باب ما یفعل فی کراهية ما یسحق به الحديث ۱۸ ص ۱۶۳ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ (5) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب ما یفعل عند أن یسحق به الحديث ۲۴۳ ص ۱۲۵

حدیث ۱۳ ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہانے یا وضو کرے کہ اکثر دوسرے اس سے ہوتے ہیں۔“

(6) ”مسئله آبی داود“، کتاب الطہارۃ، باب فی التیۃ فی المستحب، الحديث ۲۷، ص ۱۲۲

حدیث ۱۴ ابو داؤد و نسائی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (7) ”مسئله آبی داود“، کتاب الطہارۃ، باب فی التیۃ فی المستحب، الحديث ۲۹، ص ۱۲۲

حدیث ۱۵ ابو داؤد و ابن ماجہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ”تین چیزیں جو سب لعنت ہیں، ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔“ (8) ”مسئله آبی داود“، کتاب الطہارۃ، باب المواضع

التي نهى عن البول فيها، الحديث ۲۶، ص ۱۲۲

حدیث ۱۶ امام احمد و جرندی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے چا نہ جاؤ، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔ (9) ”صحيح الترمذي“، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء في النهي عن البول فيها، الحديث ۱۲، ص ۱۶۰

حدیث ۱۷ امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و یوسف بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص پاخانہ کو جائیں اور برسر کھوں کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔“ (1) ”مسئله آبی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب کراهية الكلام عند الحلاء، الحديث ۱۵، ص ۱۲۲

حدیث ۱۸ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ”کہ ان دونوں کو غضاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) منعکب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چیخٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا“، پھر حضور نے مجھ کو ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایہ کیوں کیا؟ فرمایا: ”اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان پر غضاب میں تخفیف (2) (اس حدیث سے مسلم ۵۲۲ ہے کہ قبروں پر چولہا لٹا جائے کہ یہ ایک باعث تخفیف غضاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں بخاری کی تفصیل سے ملاحظہ کال، پہلا ہے ۴۳۸) ہو۔“ (3) ”صحيح البخاري“، کتاب الوضوء، الحديث ۲۱۸، ص ۲۰

استنباط کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱ جب پاخانہ پیشاب کو جائے، تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللَّهِ التَّوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ عَنذَ الْغُيُوبِ

پھر پائیں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَكَ الْغَفُودُ لِلَّهِ الْدُّنَى

أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُوْذُنِي وَنَسِكَ عَنِّي مَا يَفْعَلِي کہے۔ (4) ”روالمختار“، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء و مطلب

فی الفرق بین الاستبراء و الخ، ج ۱، ص ۶۱۵

مسئلہ ۲ پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہونہ پیٹھ، اور یہ حکم عام ہے،

چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں، اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ پٹت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدلتے دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل الثالث فی الاستبراء، ج ۱ ص ۶۰۔

۵۰ ص ۶۰۔

مسئلہ ۳ بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والے گناہ ہوگا۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء، الخ، ج ۱ ص ۶۱۔

مسئلہ ۴ پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ منہ ہونہ پینے، یوہیں ہوا کے رخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب القور مرجع علی الفعل، ج ۱ ص ۶۱۔

مسئلہ ۵ کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے، یا پانی میں، اگر چہ بہتا ہوا ہو، یا گھاٹ پر، یا پھندہ درخت کے نیچے، یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو، یا سایہ میں، جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں، یا قبرستان، یا راستہ میں، یا جس جگہ موسیٰ بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے، یوہیں جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو، وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (2) شرح السائل ص ۶۱۱۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۰۔

مسئلہ ۶ خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے، یہ ممنوع ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، مطلب القور مرجع علی الفعل، ج ۱ ص ۶۱۔

مسئلہ ۷ ایسی ٹکٹ زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں، پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرپہ کر زخم کرے، یا گزھا کھود کر پیشاب کرے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۰۔

مسئلہ ۸ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول، یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے، یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔ (5)

شرح السائل و "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب القور مرجع علی الفعل، ج ۱ ص ۶۱۔

مسئلہ ۹ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے، اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعث عرومی ہے، اور چھینک یا سہام یا افان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے **الحمد لله** نہ کہے، دل میں کہہ لے، اور بغیر ضرورت اپنی غرض نگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجات کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلے ہے، ورنہ یہ تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے، اور پیشاب میں نہ تھو کے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھکا کرے، نہ بار

بارادھر اُدھر دیکھیے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آکر کوڑی کی طرف سے سر کی طرف سونے کے قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلیوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے، جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے، اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھوے اور

طہارت خاندیش یہ دعا پڑھ کر جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اِخْصِنِيْ مِنَ التَّوْبٰتِ وَاِخْصِنِيْ مِنَ الْمُنْهَرَبِيْنَ اَلْدِيْنَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط۔ (1) (اللہ کے

نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد خدا کا شرف ہے کہ میں دین اسلام پہنچا ہوں اسے لانا بھینچنے کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے

اور نہ دلم کریں گے۔ ۱۲) پھر داہنے ہاتھ سے پانی بھائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ مٹی ٹپکس نہ

پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور بیچے کو دے کر

ڈھیرا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ

ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے، اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو روہی پر پانی

چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھیں۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَالْاِسْلَامَ نُوْرًا

وَقَدْ نَدَا دَلِيْلًا بِيْ اللّٰهِ وَالْحَسْبُ الْحَمْدُ فَحَسْبُ فِرْحَانِيْ وَطَهَّرَ فَنِيْ وَمَعَصَ ذُنُوْبِيْ۔ (2)

”اللہ تعالیٰ ہدایت دے، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰ و ”المحقر“، کتاب الطہارۃ، فصل

الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء (النج، ج ۱، ص ۶۰) محمد بن عبد القادر کے بے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور شد تک پہنچانے

وال اور جسے کا راستہ ملے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ

میری شرم کا دھواؤں اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔ ۱۳

مسئلہ ۱۰ آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلیوں سے احتیاج کرنا مستحب ہے، اور اگر صرف پانی ہی سے

طہارت کرنی تو بھی جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ (3) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۱۱ آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ

خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو

مگر دھواؤں الٹا مستحب ہے۔ (4) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۱۲ ڈھیلیوں کی کوئی تعداد عین مستحب نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنت

اور ہوگئی، اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں

تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی کتنی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

(1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۱۳ ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ

آلودہ نہ ہو، ورنہ اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لیٹا اب بھی سنت رہے گا۔ (2) المرجع السابق

مسئلہ ۱۴ کنکر، پتھر، پھنسا ہوا کپڑا، یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے،

دیوار سے بھی استنجا سکھ سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے

استنجا کرنا مکروہ ہے، اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے، اس کی دیوار سے استنجا سکھ سکتا

ہے۔ (3) "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب، رد المحتار، ج ۱، ص ۶۱

مسئلہ ۱۵ پرائی دیوار سے استنجا کے ڈھیلے لینا جائز نہیں، اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ ۱۶ ہڈی اور کھانے اور گوشت اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی

چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (4) "رد المحتار" و "رد

لمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب، رد المحتار، ج ۱، ص ۶۰

مسئلہ ۱۷ کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھ نہ ہو، یا بوجہ اہل ایسے کافر کا نام لکھ ہو۔ (5) "والمحار"

کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب، رد المحتار، ج ۱، ص ۶۰

مسئلہ ۱۸ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بائیں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔

(6) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰

مسئلہ ۱۹ آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔ (7) المرجع السابق

۱۹ ص

مسئلہ ۲۰ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف

ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ (8) المرجع السابق، ص ۵۰

مسئلہ ۲۱ پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے، کہ گرمی کے موسم میں پہلا

ڈھیلہ آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو، اور چاروں میں

پہلا پیچھے سے آگے کو، اور دوسرا آگے سے پیچھے کو، اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۲۲ عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2) "مواہف ج"، کتاب الطہارۃ، فصل فی

الاستنجاء، ص ۵۰

مسئلہ ۲۳ پاک ڈھیلے و اپنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے، بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح ہے کہ جس

رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو، مستحب ہے۔ (3) "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و احکامہا، الفصل

الثالث، ج ۱، ص ۴۸

مسئلہ ۲۴ پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا، یا پھر آئے گا اس پر استبراء (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبراء اٹھنے سے ہوتا ہے، یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے، یا دھنپے پاؤں کو بائیں اور بائیں کودنے پر رکھ کر زور کرنے، یا بلندی سے نیچے اترنے، یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے، یا کھکانے، یا بائیں کر دھتے پر لیٹنے سے ہوتا ہے، اور استبراء اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، اٹھنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی، مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے، اور یہ استبراء کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد، فارغ ہونے کے، تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب

السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۴۹ و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب، فی العرق من الاستبراء، الخ، ج ۱ ص ۶۱۴

مسئلہ ۲۵ پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا برانہ لگے، اور پسے پیچ کی انگلی اُوچی رکھے، پھر جو اس سے متصل ہے اس کے بعد چٹکایا اُوچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ لے یہاں تک کہ چٹکانی جاتی رہے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۱۹

مسئلہ ۲۶ بھیل سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔ (۶) المرجع السابق

مسئلہ ۲۷ عورت بھیل سے دھوئے، اور بہ نسبت مرد کے زیادہ بھیل کر بیٹھے۔ (۷) المرجع السابق

مسئلہ ۲۸ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے، مگر پھر دھو لینا بلکہ منی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۴۹

مسئلہ ۲۹ جڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے، دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور گر جازوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں، مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے، اور عرض کا بھی احتیاج ہے۔ (۲) المرجع السابق

مسئلہ ۳۰ رورے کے دنوں میں نہ زیادہ بھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔ (۳) المرجع السابق

مسئلہ ۳۱ مرد لہجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کر دے، اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر، اور بی بی نہ ہو، یا عورت کا شوہر نہ ہو، تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے، بلکہ معاف ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ،

الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۴۹ و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستبراء، مطلب، إذا دھل المستنجی فی ماء قليل، ج ۱ ص ۶۰۹

مسئلہ ۳۲ زمر شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے (۵) "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، ج ۱ ص ۳۵۸

"الفتاویٰ الرضویہ" (الحمدیہ)، کتاب الطہارۃ، فی ضمن الرسالة الخور و الخور لا یساع الماء المطلق ج ۲ ص ۴۵۲ اور ذیلانہ لیا ہو تو

مسئلہ ۳۳ وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۳۴ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے،

اسراف میں داخل ہے۔ (6) "التاوی الرصویۃ" (العقیدہ)، کتاب الطہارۃ، باب الاستحاضۃ، ج ۲، ص ۷۵، مختصاً

قد تم بحمد اللہ سبحہ و تعالیٰ ہذا الجہ فی مسائل تطہارۃ ولہ الحمد اولاً و آخراً و باطناً و ظاہراً کما یحب ربنا و یرضی و ہو بکن شی عظیم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابہ و دربتہ و علماء ملتہ و اولیاء امتہ اجمعین امین و الحمد للہ رب العلمین و اما الفقیر المفتقر الی اللہ العلی ابو العلاء امجد علی الاعظمی غفر اللہ لہ و لواحدہ امین

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثل

امام اہلسنت، ناصر دین و ملت، محی الشریک کاسرائفقتہ، قاضی البدع، مجدد الملت، الخاضعہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی و
سندی و کنزی و ذخری لیوی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نفع
اللہ الاسلام و المسلمین بعوضہم و ہرکاتہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط لحمد لله وکمی علی عبدہ الدین اصطفیٰ لاسیما علی
اشارع المصطفیٰ و معتقبہ فی لشارع اولیٰ لطہارہ و الصفا فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے مسائل
ظہارت میں یہ مبارک رسالہ بہار شریعت تصنیف لطیف اغنی فی اللہ ذی الجود والیہ والطبع السلیم والفکر
القویم والفضل والعلیٰ مولانا ابوالعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمدہب والمشرّب واسکنتی رزقہ اللہ
تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ راجحہ عقدہ محکمہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی عوام
بہائی سببیں اردو میں صحیح مسکے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طبع زیوروں کی طرف آنکھ نہ ٹھائیں مولوی عزوجل
مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروغ تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی
وشافی و دانی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول
فرمائے۔ آمین۔

والحمد لله رب العلمین وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه
وآله وحرہ اجمعین امین ۱۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ حریہ علی صاحبہا وآلہ الکرام
افضل الصلوٰۃ والتحبۃ امین

مأخذ ومراجع كتب احاديث

نمبر شمار	نام كتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالك بن انس السحفي، متوفى ١٤٩هـ	دارالمعرفة، بيروت
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفى ٢٤١هـ	دارالفكر، بيروت
3	صحیح البخاری	امام ابو عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري، متوفى ٢٥٦هـ	دارالسلام، الرياض
4	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشيري، متوفى ٢٦١هـ	دارالسلام
5	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه، متوفى ٢٤٣هـ	دارالسلام
6	سنن أبي داود	امام ابو داود سليمان بن اشعث جعفاني، متوفى ٢٤٥هـ	دارالسلام
7	جامع الترمذي	امام ابو عيسى محمد بن عيسى ترمذي، متوفى ٢٤٩هـ	دارالسلام
8	سنن الدار قطنی	امام علي بن عمر دار قطني، متوفى ٢٨٥هـ	مدينة الاولياء، عمان
9	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبد الحاق بزار، متوفى ٢٩٢هـ	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
10	سنن الترمذي	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شيبه نسائي، متوفى ٣٠٣هـ	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
11	صحیح ابن خزيمة	امام محمد بن اسحاق بن خزيمة، متوفى ٣٤٠هـ	الكتب الاسلامي، بيروت
12	الرحم للأوسط	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبراني، متوفى ٣٦٠هـ	دار الكتب العلمية، بيروت
13	الرحم الكبير	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبراني، متوفى ٣٦٠هـ	دار الكتب العلمية، بيروت
14	شعب الإيمان	امام ابو بكر احمد بن حسين عسقي، متوفى ٣٥٨هـ	دار الكتب العلمية، بيروت
15	الترغيب والترهيب	امام زكي الدين عبد العظيم بن عبد القوي منذري، متوفى ٦٥٦هـ	دار الكتب العلمية، بيروت
16	مشكاة المصابيح	شيخ ولي الدين محمد زبي، متوفى ٤٣٢هـ	دارالفكر، بيروت

کتاب فقہ (حتیٰ)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	بدائع الصنائع	علامہ علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دار الفکر، بیروت
3	الفتاویٰ الخانیۃ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۴ھ	پشاور
4	الحدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دارالاحیاء التراث العربی
5	النجیس والمویہ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	باب المدینہ، کراچی
6	منیۃ المصلیٰ	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
7	تجلیات الحقائق	علامہ فخر الدین عثمان بن علی، متوفی ۷۴۲ھ	کوئٹہ
8	شرح الوقایہ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
9	الفتاویٰ الساریۃ	علامہ عالم بن العلاء انصاری دہلوی، متوفی ۷۸۲ھ	باب المدینہ، کراچی
10	الجوہرۃ العیون	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
11	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
12	الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام	علامہ احمد بن فراموز مؤلف خسرو، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی

13	غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی	علامہ محمد ابراہیم بن علی، متوفی ۹۵۶ھ	سکیل اکیڈمی، لاہور
14	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
15	الفتاویٰ زیدیۃ	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	باب المدینہ، کراچی
16	الاشیاء والنظار	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
17	توہید الابصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد قرطبی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
18	النہر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
19	حاشیۃ الشلبیۃ علی تبیین المحتاق	علامہ احمد بن محمد قسطنطینی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
20	نور الایضاح و مرآتی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرملائی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
21	مجمع النہر	علامہ حسن بن عمار بن علی شرملائی، متوفی ۱۰۷۸ھ	کوئٹہ
22	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
23	الفتاویٰ الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ و علمائے ہند	کوئٹہ
24	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
25	حاشیۃ الخطاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ

26

الفتاویٰ الرضویہ

(المجلد پیدہ)

مجدد العظمیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۳۰ھ

رضاقادری ٹرسٹ، لاہور

27

جد المآثر

مجدد العظمیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۳۰ھ

ہند